سبزیات

پیداواری منصوبہ

موسم گرما

برائے 2024

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

پیداواری منصوبہ برائے سبزیات موسم گرما 2024

تربوز

تربوز ایک پسندیدہ پھل ہے۔اس میں پانی کی مقدار 90 فیصد سے زیادہ ہوتی ہے۔اس میں وٹامن بی اور سی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔یہ گردے و مثانے کیلئے فائدہ مند ہے اور جگر کی گرمی کو دور کرتا ہے۔سفارش کردہ جدید پیداواری ٹیکنالوجی اپنا کر تربوز کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔گذشتہ چار سالوں میں پنجاب میں تربوز کے زیرِ کاشت رقبہ، پیداوار اور فی ایکڑ پیداوار گوشوارہ میں درج ہے۔

تربوز کا زیرِ کاشت رقبہ، پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من (40 کلوگرام) فی ایکڑ
2019-20	35.976	88.900	1587.911	44183	447
2020-21	37.120	91.728	1810.015	48761	493
2021-22	23.683	58.527	1106.994	46739	473
2022-23	32.758	80.948	1463.809	44685	452

آب وہوا

تربوز نیم گرم وخشک آب وہوا میں اچھی پیداوار دیتا ہے۔اگر پھل لگنے کے بعد دن گرم اور راتیں کچھ قدرے ٹھنڈی رہیں تو اس میں مٹھاس زیادہ پیدا ہوتی ہے۔شدید گرمی میں اس کے پھولوں کے زردانے مرجاتے ہیں۔پھل نہیں بنتا اور بیلیں خشک ہوجاتی ہیں۔

کاشت کے علاقے

تربوز پورے پنجاب میں اُگایا جاسکتا ہے تاہم گوجرانوالہ، حافظ آباد، جھنگ، ملتان، خانیوال، لیہ، ساہیوال، چنیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، وہاڑی، لودھراں، بہاولپور اور فیصل آباد میں اس کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔

تربوز کی اقسام

عام اقسام میں "شوگر بے بی" اہم ہے۔اس کا پھل گول اور رنگت میں سیاہی مائل ہوتا ہے۔یہ اگیتی کاشت کے لیے موزوں ہے۔اس کا پھل 80 تا 85 دن میں پک کر تیار ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ درآمد شدہ ہائبرڈ اقسام بھی کاشتکاروں میں مقبول ہیں۔

شرح بیج

تربوز کی عام اقسام کے لیے بیج کی شرح ایک کلوگرام جبکہ ہائبرڈ اقسام کے لیے 300 تا 400 گرام فی ایکڑ رکھیں۔اگر اُگاؤ اچھا ہے تو عام اقسام کے لیے بھی 500 گرام فی ایکڑ بیج کافی ہوتا ہے۔

وقت کاشت

موسمی کاشت کی صورت میں بوائی کا موزوں وقت وسط فروری تا وسط مارچ ہے اور یہ فصل جون تک پھل دیتی ہے۔ تربوز کی اگیتی فصل پست ٹنل کے اندر نومبر دسمبر میں کاشت کی جاتی ہے اور اپریل و مئی تک پھل دیتی ہے۔

موزوں زمین اور اس کی تیاری

تربوز میرا و ہلکی میرا زمین میں اچھی پیداوار دیتا ہے۔ بھاری میرا اور سیم تھور سے متاثرہ زمین اس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں۔ کاشت کے لئے زمین کو اچھی طرح تیار اور ہموار کریں۔

طریقہ کاشت

تربوز کی کاشت کے لئے 10 فٹ چوڑی پٹڑیاں بنائیں۔ آبپاشی کے لئے دو پٹڑیوں کے درمیان دو فٹ چوڑی اور 9 انچ گہری کھالی بنائیں۔ پانی لگانے کے بعد جہاں تک اس کی ریز یعنی نمی پہنچے، پٹڑی کے دونوں کناروں پر 1.5 فٹ کے باہمی فاصلے پر بیج کے چوکے لگائیں اور بوائی کے فوراً بعد پانی لگا دیں۔ اگر شام کے وقت آبپاشی کر کے اگلی صبح چوکے لگا دیئے جائیں تو اُگاؤ زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

کھادوں کا استعمال

فصل کے لئے کھاد کی ضرورت کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بناء پر کریں، تاہم اوسط زرخیز زمین میں تربوز کی فصل کے لئے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔ زمین کی زرخیزی، کاشتی علاقہ، وقت کاشت، اقسام کی نوعیت، طریقہ کاشت، تعداد و ذریعہ آبپاشی، گوڈیوں کی تعداد، نامیاتی مادے کی مقدار اور زمینی ساخت جیسے امور کے تغیرات کی مناسبت سے کھادوں کی مقدار میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
64	46	50	دو بوری ڈی اے پی، دو بوری یوریا اور دو بوری ایس او پی

نوٹ

- ساری فاسفورس، ایک تہائی نائٹروجن اور نصف پوٹاش بوقت کاشت ڈالیں، بقیہ نائٹروجن اور پوٹاش دو یا تین اقساط میں ڈالیں۔ واضح رہے کہ تربوز اپنی خوراک کا زیادہ تر حصہ پھل لگنے کے دوران استعمال کرتا ہے۔
- کاشت سے ایک مہینہ پہلے 15 تا 20 ٹن فی ایکڑ گوبر کی گلی سڑی کھاد کا استعمال کریں۔
- ہائبرڈ اقسام کے لئے کھاد کی ضرورت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے لہٰذا قسم کی ضرورت کے مطابق کھاد استعمال کریں۔

آبپاشی

وقتِ کاشت، زمین کی نوعیت، فصل کی ضرورت اور موسمی حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے بوائی کے بعد دو تا تین پانی سات دن کے وقفہ سے لگائیں۔ بعد میں یہ وقفہ فصل کی ضرورت کے مطابق کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ زیادہ پانی لگانے سے پھل کم لگتا ہے۔ اگر پھل لگنے کے بعد گرم و خشک موسم کے دوران زیادہ سوکا لگا کر آبپاشی کی جائے تو پھل کے پھٹنے کا امکان ہوتا ہے۔

چھدرائی

فصل کا اُگاؤ مکمل ہونے کے دو ہفتے کے اندر ہر سوراخ میں ایک پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

تربوز کی فصل میں جنگلی چولائی، باتھو، اِٹ سٹ، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں، ڈیلا اور لمب گھاس وغیرہ جیسی جڑی بوٹیاں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ ابتدا میں جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے فصل کو دو تا تین بار گوڈی کریں اور پودوں کے ساتھ مٹی چڑھا دیں۔ مناسب رہنمائی کے بغیر جڑی بوٹی مار زہر استعمال نہ کریں۔ سپرے کرتے وقت موسمی پیشین گوئی کو ضرور مدِ نظر رکھیں۔ فروری مارچ میں کاشتہ فصل کو بوائی کے 24 گھنٹے بعد وتر حالت میں ڈوآل گولڈ بحساب 350 ملی لیٹر یا پینڈی میتھالین بحساب 600 ملی لیٹر فی ایکڑ 100 لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کی جا سکتی ہے۔ یہ ڈیلے کے سوا ساری جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کر لیتی ہیں۔ ڈیلے کے انسداد کے لیے مناسب رہنمائی لے کر کھالیوں کے درمیان میں شیلڈ لگا کر سفارش کردہ زہر سپرے کی جا سکتی ہے۔

پھل کے پکنے کی علامات

تربوز کے پھل کی رنگت سے اس کے پکنے کا اندازہ نہیں ہوتا۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل علامات کو مدِ نظر رکھیں۔ بیل پر پھل کے ساتھ دو بار یک تار ہوتے ہیں جب یہ سوکھ جائیں اور پھل کو انگلی سے بجانے پر بھدی آواز آئے تو یہ پھل کے پکنے کی علامات ہیں۔

خربوزہ

خربوزہ ایک خوش ذائقہ پھل ہے۔ اس میں صحت کے لئے مفید وٹامن اور معدنی اجزاء پائے جاتے ہیں اور کولیسٹرول کی مقدار صفر ہوتی ہے۔ یہ قبض کشا ہے اور بلڈ پریشر کو نارمل رکھنے میں مددگار رہتا ہے۔ یہ معدے کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہے۔ پچھلے چار سالوں میں پنجاب میں خربوزے کے زیر کاشت رقبہ، پیداوار اور فی ایکڑ پیداوار گوشوارہ میں درج ہے۔

خربوزے کا زیر کاشت رقبہ، پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	(40) کلوگرام فی ایکڑ
2019-20	10.319	25.500	245.319	23774	241
2020-21	9.619	23.700	261.895	27227	275
2021-22	8.605	21.264	234.641	27268	276
2022-23	11.292	27.903	299.277	26504	268

کاشت کے علاقے

پنجاب کے میدانی علاقے خربوزے کی کاشت کے لئے موزوں ہیں۔ خربوزے کی فصل زیادہ تر ملتان، بہاولپور، بھکر، وہاڑی، پاکپتن، لیہ، لاہور اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں کاشت کی جاتی ہے۔

وقتِ کاشت

خربوزے کی فصل چونکہ کہر کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اسی لئے کھلے کھیت میں اس کی کاشت کہر کا خطرہ ٹل جانے کے بعد فروری کے مہینے میں کریں۔ دیر سے کاشت کرنے سے پیداوار کم ہوتی ہے کیونکہ پودے پر مادہ پھول کم آتے ہیں اور درجہ حرارت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے پھل بھی چھوٹا رہ جاتا ہے۔ ٹنل میں کاشت نومبر و دسمبر میں ہوتی ہے۔

موزوں زمین اور اس کی تیاری

خربوزے کی کاشت کے لئے زیادہ نامیاتی مادہ والی ریتلی میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو، نہایت موزوں ہے۔ زمین کی تیاری کیلئے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا گہرا ہل چلا کر زمین ہموار کر لیں۔ لیزر لینڈ لیولر کے ساتھ لیول کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کاشت سے ایک ماہ پہلے زمین کو اچھی طرح ہموار کر کے گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں ملا دیں۔ تیاری کے لئے 3 تا 4 مرتبہ ہل و سہاگہ چلا کر زمین نرم اور بھربھری کر لیں۔

اقسام

خربوزے کی سفارش کردہ اقسام ٹی-96 اور راوی ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی ہائبرڈ اقسام کاشت کریں جو زیادہ درجہ حرارت برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

شرح بیج

عام اقسام کا 600 تا 1000 گرام بیج فی ایکڑ اور ہائبرڈ اقسام کا 200 تا 300 گرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

طریقہ کاشت

اچھی طرح تیار شدہ اور ہموار زمین میں 8 فٹ چوڑی پٹڑیاں بنائیں۔ پٹڑیوں کے درمیان پانی لگانے کیلئے ڈیڑھ فٹ چوڑی کھالی ہونی چاہیے۔ پانی لگانے کے بعد جہاں تک اس کی ریز یعنی نمی پہنچے، پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر ایک فٹ کے باہمی فاصلہ پر بیج کا چوکا لگائیں۔ عام اقسام کے 2 تا 3 اور ہائبرڈ اقسام کا ایک بیج فی چوکا لگائیں۔ پانی لگانے کے بعد بھی چوکے لگائے جا سکتے ہیں۔

چھدرائی

فصل کے اُگاؤ کے بعد لال بھونڈی کا خطرہ ٹل جانے پر ہر چوکے میں ایک پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال دیں۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے خربوزے کی مقامی (عام) اقسام کے لئے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
55	23	25	ایک بوری ڈی اے پی، دو بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی

نوٹ

- فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی ساری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کی ایک تہائی مقدار بوائی کے وقت استعمال کریں۔ جب فصل 5 تا 6 پتے نکال لے تو نائٹروجنی کھاد کی دوسری قسط اور پھول آنے پر تیسری قسط استعمال کریں۔
- ہائبرڈ اقسام کے لئے ان کی ضرورت کے مطابق کھاد استعمال کریں۔
- اگر پوٹاش کی کھاد بوائی کے وقت نہ ڈالی گئی ہو تو فصل پر اس کا سپرے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایس او پی کا 2 فی صد محلول سپرے کرنے سے خربوزے کی مٹھاس اور لذت بڑھ جاتی ہے۔ جب خربوزے بننا شروع ہو جائیں تو ہفتہ وار اس محلول کے تین یا چار سپرے کریں۔

آبپاشی

بوائی کے بعد دو پانی ہفتہ وار ضرور لگائیں تاکہ اُگاؤ بہتر ہو۔ اس کے بعد فصل کی ضرورت کے مطابق پانی لگائیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ خربوزے کی فصل کو برداشت کے قریب کم پانی لگائیں تاکہ پھل پھیکا نہ رہ جائے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

خربوزے کی فصل میں جنگلی چولائی، باتھو، اٹ سٹ، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں، ڈیلا، لمب گھاس و کارا بارا وغیرہ اُگتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے مخصوص زہر میسر نہیں ہے۔ کھالوں اور پڑیوں پر شیلڈ لگا کر جڑی بوٹی مار زہر کا سپرے کیا جا سکتا ہے لیکن خیال رہے کہ معمولی سی زہر سے بھی خربوزے کا پودا مر جائے گا۔ اگر سپرے کے بعد بارش ہو جائے تو بھی زہر کا استعمال نقصان دہ ہوگا لہٰذا سپرے کرتے وقت موسمی پیشین گوئی کو ضرور مدنظر رکھیں۔ جب فصل 30 تا 40 دن کی ہو جائے تو ہلکی گوڈی کریں اور جب ابتدائی پھول ظاہر ہونے لگیں تو اچھی طرح گوڈی کر کے مٹی چڑھا دی جائے۔

برداشت اور فروخت

پھل اگر مقامی طور پر منڈی میں فروخت کرنا ہو تو اسے بیل پر ہی پکنے دیں اور اگر دور بھیجنا ہو تو جب ہلکی سی رنگت تبدیل کرلے تو اسے توڑ لیں۔ اس طرح یہ 3 تا 4 دن تک خراب نہیں ہوتا۔ پھل کی مناسب درجہ بندی اور پیکنگ کر کے منڈی بھیجیں۔ سارا پھل ایک وقت پر نہیں پکتا، اس لئے اسی مناسبت سے برداشت کرتے رہیں۔

کھیرا

کھیرے کا استعمال کافی فائدہ مند و مقبول ہے۔ یہ سلاد کے طور کھایا جاتا ہے۔ اس کے پھل میں وٹامن بی اور سی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ یہ خون کی تیزابیت کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ پیشاب کے بہاؤ میں آسانی کا باعث ہے اور قبض کشاء ہے۔ تاثیر ٹھنڈی ہونے کی بنا پر اس کا استعمال یرقان کے مرض میں کافی موثر ہے۔ کھیرا وزن کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس کے بیج کا تیل جسم اور دماغ کو بہت فائدہ دیتا ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں پنجاب میں کھیرے کے زیر کاشت رقبہ، کل پیداوار اور فی ایکڑ پیداوار گوشوارہ میں درج ہے۔

کھیرے کا زیر کاشت رقبہ، کل پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من(40 کلوگرام) فی ایکڑ
2018-19	2.046	5.057	60.481	29554	298.99
2019-20	2.145	5.300	69.081	32208	325.85
2020-21	0.807	1.993	29.230	36242	366.66
2021-22	0.788	1.948	31.068	39426	398.72
2022-23	1.898	4.691	99.272	52303	529.06

آب وہوا

کھیرے کی فصل معتدل اور خشک آب وہوا کو پسند کرتی ہے۔ ہوا میں نمی کی زیادتی سے پھپھوندی کی بیماریاں پھیلنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ بیج کے اُگاؤ کیلئے 20 تا 25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ پودوں کی نشوونما کیلئے 20 تا 35 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت درکار ہوتا ہے۔

وقت کاشت

کھلے کھیت میں کھیرے کی کاشت فروری، مارچ اور جولائی میں کی جاتی ہے۔

شرح بیج

کھیرے کی عام اقسام کے لیے شرح بیج ایک کلوگرام فی ایکڑ جبکہ ہائبرڈ اقسام کیلئے 400 تا 500 گرام فی ایکڑ رکھیں۔

ترقی دادہ اقسام

"**کھیرا الوکل**" دیسی کھیرے کی منظور شدہ قسم ہے۔ یہ زیادہ درجہ حرارت برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مختلف ممالک سے درآمد ہونے والی ہائبرڈ اقسام کاشتکاروں میں مقبول ہو رہی ہیں تاہم ان اقسام میں گرمی اور وائرس کے خلاف قوتِ مدافعت نسبتاً کم ہوتی ہے۔

طریقہ کاشت

کھیرے کی کاشت کیلئے میرا زمین موزوں ہے۔ اگیتی فصل کیلئے ہلکی میرا زمین بہتر رہتی ہے۔ زمین کی تیاری وتر حالت میں کریں اور 8 فٹ کے باہمی فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں اور دو پٹڑیوں کے درمیان ڈیڑھ فٹ چوڑی کھالی بنائیں۔ پانی لگانے کے بعد پٹڑی کے دونوں جانب ایک فٹ کے باہمی فاصلے پر چوکا لگائیں۔ عام اقسام کے لیے ایک جگہ پر ایک دو یا تین جب کہ ہائبرڈ اقسام کی ٹنل میں بوائی کے لئے ایک بیج فی چوکا کاشت کریں۔ جب پودے تیسرا پتہ نکال لیں تو ایک جگہ پر ایک صحت مند پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال دیں۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین میں عام اقسام کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

نمبر شمار	وقت استعمال کھاد	مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ) نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	کھاد کی مقدار (بوری فی ایکڑ)
1	بوائی	13	36	25	چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%) + ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی
2	پھول آنے پر	11.5	-	-	آدھی بوری یوریا
3	ہر 2 تا 3 چنائیوں کے بعد	11.5	-	11.5	آدھی بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی

نوٹ: ہائبرڈ اقسام کے لئے کھاد کی ضرورت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے لیے قسم کی ضرورت کے مطابق کھاد استعمال کریں۔

آبپاشی

کھیرے کی فصل کو شروع میں تین تا چار پانی ایک ہفتہ کے وقفہ سے دیں۔ بعد میں خشک اور گرم موسم میں پانی ہر تین تا چار دن کے وقفے سے دیں۔ موسمی حالات، زمین کی نوعیت اور قسم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آبپاشی میں ردو بدل کیا جاسکتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کا تدارک

کھیرے کی فصل میں چولائی، اٹ سٹ، مدھانہ، سوانکی، قلفہ، لمب گھاس اور ہزاردانی وغیرہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لیے گوڈی وغیرہ یعنی غیر کیمیائی اقدامات عمل میں لائیں یا سفارش کردہ کیمیائی طریقہ انسداد اختیار کریں۔ چوڑے پتے والی جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لیے کوئی سفارش کردہ مخصوص زہر میسر نہ ہے۔ اُگی ہوئی گھاس نما جڑی بوٹیوں کے لیے ہیلوکسی فوپ (Haloxyfop) بحساب 300 ملی لیٹر یا قزیلو فاپ (Quizalofop) بحساب 200 ملی لیٹر 100 لیٹر پانی میں ملا کر زرعی ماہرین کے مشورہ سے استعمال کی جاسکتی ہے۔

برداشت

پھل کا سائز مناسب ہونے پر اسے توڑ لینا چاہیے تا کہ بیل پر موجود دوسرے پھلوں کو بڑھوتری کا موقع مل سکے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ توڑتے وقت پھل زخمی نہ ہونے پائے۔ پھل کی مناسب درجہ بندی کر کے پیکنگ کے بعد منڈی روانہ کریں۔ اگر کسی قسم کا زہر سپرے کرنا ہو تو سبزی توڑنے کے بعد کریں۔

ٹینڈا

ٹینڈا اہم اور صحت افزاء سبزی ہے۔ٹینڈا وٹامن اے، بی اور سی کا اہم ذریعہ ہے۔ٹینڈے کی تاثیر معتدل ہے اور اس کا استعمال صحت کے لئے بہت مفید ہے۔پچھلے پانچ سالوں میں پنجاب میں ٹینڈا کے زیر کاشت رقبہ، پیداوار اور فی ایکڑ پیداوار گوشوارہ میں درج ہے۔

ٹینڈے کا زیر کاشت رقبہ، پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من (40 کلوگرام) فی ایکڑ
2018-19	6.170	15.246	61.929	10038	101.55
2019-20	5.861	14.483	57.667	9839	99.54
2020-21	3.932	9.716	44.828	11401	115.35
2021-22	4.322	10.681	38.958	9014	91.19
2022-23	5.622	13.893	53.106	9446	95.56

آب و ہوا

ٹینڈے کی کاشت کے لیے گرم اور خشک آب ہوا موزوں ہے۔بیج کے اُگاؤ کے لیے 25 جبکہ بڑھوتری اور پھل بننے کے لیے 30 تا 35 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت موزوں ہے۔پنجاب کے تقریباً تمام میدانی علاقوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔اسے بارانی علاقوں میں بھی کاشت کیا جاتا ہے اور دریا کے اردگرد کی زمینوں میں بھی اسے کامیابی سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔

قسم

"ٹینڈا دل پسند" محکمہ کی سفارش کردہ قسم ہے جس کا پھل گول اور ہلکے سبز رنگ کا ہوتا ہے اور ذائقے میں بے مثال ہے۔اس کی پیداواری صلاحیت 3.7 ٹن فی ایکڑ تک ہے۔

شرح بیج

ٹینڈے کی اچھی پیداوار لینے کے لیے 2 کلوگرام صحت مند بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

بیج کو زہر لگانا

کاشت سے پہلے بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر تھائیوفنیٹ میتھائل بحساب 2.5 گرام فی کلوگرام بیج ضرور لگائیں۔اس کے علاوہ کرم کش زہر امیڈا کلوپرڈ WS-70 بحساب 3 گرام فی کلوگرام بیج لگائی جائے تو فصل ابتداء میں رس چوسنے والے کیڑوں سے بھی محفوظ رہتی ہے۔

وقتِ کاشت

ٹینڈے کی فصل نازک ہوتی ہے، شدید سردی یا کہر کو برداشت نہیں کرسکتی لہٰذا اس کی کاشت کہر کا خطرہ ٹلنے کے بعد شروع کی جائے۔پہلی فصل کی کاشت وسط فروری اور دوسری فصل کی کاشت 20 جون تا 15 جولائی کریں۔

زمین کی تیاری

ٹینڈے کی کاشت کے لیے زرخیز میرا زمین نہایت موزوں ہے۔ زمین میں پانی کا نکاس اچھا ہواور نامیاتی مادہ کافی مقدار میں موجود ہونا چاہیے۔ کاشت سے ایک ماہ پہلے زمین کو اچھی طرح ہموار کر کے 10 سے 15 ٹن فی ایکڑ گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں ملا دیں اور بعد میں آبپاشی کر دیں۔ وتر آنے پر کھیت میں 2 تا 3 مرتبہ ہل اور سہاگہ چلائیں اور جڑی بوٹیوں کے اُگنے کے لیے چھوڑ دیں۔ اگر روٹاویٹر چلا کر گوبر کو باریک کر لیا جائے تو یہ جلد ہی مٹی کا حصہ بن جائے گا۔ کاشت کے وقت دو تا تین بار ہل چلا کر زمین تیار کر لیں۔

طریقہ کاشت

8 تا 10 فٹ کے باہمی فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں اور دو پٹڑیوں کے درمیان میں تقریباً 2 فٹ چوڑی کھالی بنائیں۔ کھالیوں میں پانی لگائیں اور ان پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر نمی والے حصہ میں ڈیڑھ فٹ کے باہمی فاصلے پر 2 تا 3 بیج فی چوکا لگائیں۔ بیج کی گہرائی ایک تا ڈیڑھ انچ ہونی چاہیے۔ بوائی کے ایک ہفتہ بعد دوبارہ پانی لگائیں تاکہ اُگاؤ اچھی طرح مکمل ہو سکے۔ جن زمینوں کا نکاس اچھا ہو اُن میں ٹینڈے کی کاشت وتر حالت میں بھی کی جا سکتی ہے۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
60	35	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی، اڑھائی بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی

نوٹ: فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی ساری مقدار اور ایک تہائی نائٹروجن بوائی کے وقت استعمال کریں۔ بقیہ نائٹروجن دو تا تین اقساط میں ڈالیں۔ جب پھل لگنا شروع ہو جائے تو پہلی قسط ڈالیں اور پھر تین تین ہفتہ کے وقفہ سے ڈالتے رہیں۔

آبپاشی

فصل کو حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔ اگر کاشت وتر حالت میں کی گئی ہو تو پہلا پانی دیر سے لگائیں اور خشک گوڈی کریں۔ پانی لگاتے وقت ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ پانی پٹڑیوں پر نہ چڑھے۔

چھدرائی اور گوڈی

جب پودے تین تا چار پتے نکال لیں تو ایک صحت مند پودا فی چوپا/چوکا چھوڑ کر باقی پودے نکال دیں۔ فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھنے اور اچھی بڑھوتری کے لیے دو سے تین بار گوڈی کریں اور پودوں کے ساتھ مٹی چڑھا دیں اور بیلوں کا رُخ پٹڑی کی طرف کر دیں تاکہ پودے نالیوں میں نہ گریں۔ ہر آبپاشی سے پہلے بیلیں نالیوں سے ضرور نکال لیں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

ٹینڈے کی فصل کو جنگلی چولائی، باتھو، اٹ سٹ، تاندلہ، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں، ڈیلا، لمب گھاس اور کارا بارا وغیرہ نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے پانی لگانے کے بعد کاشت سے پہلے سفارش کردہ زہر کا سپرے کریں۔ اُگی ہوئی جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لئے گوڈی کریں۔ کھالوں اور پٹڑیوں پر شیلڈ لگا کر سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہر کا سپرے کیا جا سکتا ہے۔

برداشت

پہلے ایک دو پھل شروع میں جلد توڑلیں۔اس طرح بعد میں پیداوار اچھی ہوگی۔جب پھل مناسب سائز کا ہوجائے تو مناسب وقفہ سے برداشت کرتے رہیں۔پھل شام کے وقت توڑیں تاکہ صبح تازہ حالت میں فروخت ہوسکے۔

بینگن

برصغیر پاک وہند، چین اور جاپان میں بینگن کو سبزیوں میں اہم مقام حاصل ہے۔بحیرہ روم کے ساحلی علاقوں، جنوبی یورپ، فلوریڈا اور لوئزیانہ میں اس کو تجارتی پیمانہ پر کاشت کیا جاتا ہے۔اٹلی اور فرانس کے لوگوں کی یہ من پسند سبزی ہے۔پچھلے پانچ سالوں میں پنجاب میں بینگن کے زیرکاشت رقبہ، کل پیداوار اور فی ایکڑ پیداوار گوشوارہ میں درج ہے۔

بینگن کا زیرکاشت رقبہ،کل پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من(40 کلوگرام)فی ایکڑ
2018-19	4.735	11.7	59.877	12646	127.94
2019-20	4.685	11.518	61.844	13199	133.54
2020-21	3.307	8.172	57.90	17507	177.11
2021-22	2.587	6.392	62.792	24272	245.59
2022-23	2.391	5.909	60.544	25322	256.15

منظورشدہ اقسام

ترقی دادہ اقسام میں "نرالا" (لمبوترا)، "بے مثال" (لمبا) اور "دل نشیں" (گول) شامل ہیں۔ان کے علاوہ ہائبرڈ اقسام بھی کاشت کی جاتی ہیں۔

شرح بیج

بینگن کی اچھی فصل حاصل کرنے کے لیے ایک ایکڑ کے لیے تقریباً دس ہزار پودے درکار ہوتے ہیں۔جس کے لیے 150 گرام بیج فی ایکڑ کافی ہے۔

وقت کاشت

بینگن کی پہلی فصل کے لئے نرسری کی کاشت فروری اور اس کی منتقلی مارچ میں کریں۔یہ فصل مئی سے ستمبر تک پیداوار دیتی ہے۔ دوسری فصل کے لئے نرسری جون کے آخر میں لگائیں اور منتقلی جولائی اگست میں کریں۔یہ فصل ستمبر سے دسمبر تک اچھی پیداوار دیتی ہے۔سردیوں میں اگر اس فصل کو کورے سے بچالیا جائے تو فروری مارچ میں دوبارہ پیداوار لی جاسکتی ہے۔تیسری فصل کے لیے نرسری دسمبر میں پست ٹنل کے اندر کاشت کی جاتی ہے جسے فروری میں کھیت میں منتقل کردیا جاتا ہے۔

نرسری تیار کرنا

پنیری کی کاشت کے لئے کیاری کا بیڈ ذرا اونچا ہو تا کہ بارش کی صورت میں زائد پانی کے نکاس کا انتظام بہتر طریقے سے ہو سکے۔ بیج کو چار یا پانچ مرلہ زمین پر بنائی گئی چھوٹی چھوٹی مربع نما کیاریوں میں 4 انچ کے فاصلہ پر لائنوں میں کاشت کریں۔ بیج کی گہرائی آدھا انچ رکھیں۔ بوائی سے پہلے بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگائیں۔ بوائی کے بعد بیج کو گوبر کی گلی سڑی کھاد اور بھل سے ڈھانپ دیں۔ کیاریوں پر سرکنڈے کی تہہ بچھا دیں اور آبپاشی کرتے رہیں۔ بیج کا اُگاؤ شروع ہو تو سرکنڈا ہٹا دیں۔ جب پودوں کا قد 2 تا 3 انچ ہو جائے تو کمزور اور فالتو پودے نکال کر چھدرائی کر دیں۔ 5 تا 6 پتوں والے یا 5 تا 6 انچ قد کے پودے کھیت میں منتقلی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ موسم گرما میں پنیری 30 تا 35 دنوں میں اور موسم سرما میں پست ٹنل میں 85 تا 95 دنوں میں تیار ہو جاتی ہے۔ نرسری سے پودے نکالنے سے چند گھنٹے پہلے پنیری کو ہلکا پانی لگا دیں تا کہ زمین نرم ہو جائے اور پودے ٹوٹنے نہ پائیں۔

موزوں زمین و آب و ہوا

بینگن کی بھرپور پیداوار لینے کے لیے اچھے نکاس والی زرخیز میرا زمین اور گرم مرطوب آب و ہوا موزوں ہے۔ بینگن کی فصل سخت سردی اور کورے کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس کے پتے سوکھ جاتے ہیں، پھول اور پھل لگنا بند ہو جاتے ہیں حتی کہ پودا مر جاتا ہے۔

زمین کی تیاری و طریقہ کاشت

زمین کی تیاری کے لئے تین تا چار مرتبہ ہل اور سہاگہ چلائیں۔ کاشت سے ایک ماہ بیشتر 10 تا 12 ٹن گوبر کی کھاد ڈالیں۔ وتر حالت میں زمین تیار کریں اور 4 تا 5 فٹ کے باہمی فاصلے پر نشان لگا کر کھیلیاں بنالیں۔ اس کے ایک جانب پودے منتقل کریں۔ پودوں کا باہمی فاصلہ ڈیڑھ فٹ رکھیں۔ پودے منتقل کرنے سے قبل کھیت کو پانی لگائیں۔ بہتر ہے کہ منتقلی شام کے وقت کریں۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

نمبر شمار	وقت استعمال کھاد	مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ) نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	کھاد کی مقدار (بوری فی ایکڑ)
1	بوقت بوائی	36	36	25	4 بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%)، 1 بوری امونیم نائٹریٹ اور 1 بوری ایس او پی۔
2	مٹی چڑھاتے وقت	23	0	0	ایک بوری یوریا

نوٹ۔ ہر 3 تا 4 چنائیوں کے بعد ایک بوری امونیم نائٹریٹ یا آدھی بوری یوریا فی ایکڑ استعمال کریں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

بینگن کی فصل کھیت میں کم و بیش سال بھر موجود رہتی ہے۔ اس لیے اس میں موسم گرما و سرما کی جڑی بوٹیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ عام طور پر اٹ سٹ، ڈیلا، سوانکی، مدھانہ، چولائی، قلفہ، لمب گھاس، باتھو، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں اور کرنڈ وغیرہ اگتی ہیں۔ نرسری کاشت کرنے سے قبل پینڈی میتھالین ڈیڑھ لیٹر فی ایکڑ کے حساب سے راؤنی سے پہلے سپرے کریں اور وتر آنے پر زمین تیار کریں۔ زمین خشک ہونے دیں اور 3 ہفتے

کے بعد بینگن کی نرسری کاشت کریں۔لبلی اور ڈیلا کے سوا باقی تمام جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں۔زیادہ محفوظ طریقہ یہ ہے کہ منتقلی سے پہلے کھیلیوں کو پانی لگالیں اور ایک دو دن بعد ڈوال گولڈ بحساب 800 ملی لیٹر یا پینڈی میتھالین 1200 ملی لیٹر 100 لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کر دیں۔سپرے کرنے کے ایک ہفتہ بعد کلی یا کھرپے کی مدد سے سوراخوں میں نرسری منتقل کر کے پانی لگائیں۔

آبپاشی وگوڈی

منتقلی کے تین تا چار روز بعد آبپاشی کریں۔اس کے بعد ہفتہ وار آبپاشی کریں۔موسم کی مناسبت سے وقفہ بڑھایا یا کم کیا جاسکتا ہے۔جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے تین تا چار بار گوڈی کریں اور تنوں کے ساتھ مٹی چڑھادیں تا کہ پودے ہوا کے زور اور پھل کے بوجھ سے گرنے سے بچ جائیں۔

برداشت

بینگن مناسب سائز کے تیار ہو جائیں تو ان کی برداشت کریں۔بینگن نرم حالت میں توڑیں ورنہ یہ جسامت میں بڑے اور رنگت میں سفیدی مائل ہو جائیں گے جس کی وجہ سے منڈی میں اسکی قیمت کم ملے گی۔

گھیاکدو

گھیا کدو ایک صحت افزاء سبزی ہے۔اس میں نشاستہ، چکنائی، کیلشیم، آئرن، فاسفورس، وٹامن اے، بی اور سی پائے جاتے ہیں۔اسکی تاثیر ٹھنڈی ہوتی ہے۔یہ شوگر، بلڈ پریشر، دل، جگر، پھیپھڑوں کے امراض، کھانسی اور دمہ میں بہت مفید ہے۔اس کا استعمال اسہال اور معدہ کے امراض میں مفید ہے۔یہ رائتہ بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کدو کھانا سنت نبوی ہے۔پچھلے پانچ سالوں میں پنجاب میں گھیا کدو کے زیر کاشت رقبہ، کل پیداوار اور فی ایکڑ پیداوار درج ذیل گوشوارہ میں درج ہے۔

گھیا کدو کا زیر کاشت رقبہ، پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من (40 کلوگرام) فی ایکڑ
2018-19	4.01	9.908	47.181	11767	119.05
2019-20	3.989	9.857	47.324	11864	120.03
2020-21	10.077	24.902	186.695	18526	187.43
2021-22	10.501	25.948	221.506	21094	213.41
2022-23	8.979	22.188	188.398	20982	212.27

وقت کاشت

میدانی علاقوں میں اس کی عام طور پر تین فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔پہلی فروری، مارچ دوسری جولائی، اگست جبکہ تیسری اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں کاشت کی جاتی ہے۔اگر ضرورت ہو تو فصل کو کورے کے اثر سے محفوظ کرنے کے لیے سرکنڈے وغیرہ کے چھپر استعمال کئے جاتے ہیں۔پہاڑوں پر گھیا کدو کی کاشت اپریل اور مئی میں کی جاتی ہے۔

شرح بیج

بیج کی شرح ایک تا ڈیڑھ کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ بوائی سے قبل بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگائیں۔

کدو کی اقسام

کدو کی سفارش کردہ قسم "فیصل آباد گول" ہے۔ البتہ ٹنل کے اندر ہائبرڈ اقسام کاشت کی جاتی ہیں۔

موزوں زمین

گھیا کدو کی کاشت کے لئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی زیادہ دیر تک جذب رکھنے کی صلاحیت موجود ہو موزوں ہے تاہم یہ فصل سیم تھور والی زمین کے علاوہ ہر قسم کی زمین میں مناسب دیکھ بھال سے کاشت کی جا سکتی ہے۔

زمین کی تیاری

بوائی سے ایک ماہ پہلے 10 تا 12 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالیں اور ہل چلا کر اچھی طرح زمین میں ملا دیں اور بعد میں سہاگہ پھیر دیں۔ بوائی کے وقت تین تا چار مرتبہ ہل چلائیں اور ہر ہل کے بعد سہاگہ پھیر کر زمین کو نرم اور بھربھرا کر لیں۔ زمین کا ہموار ہونا ضروری ہے بہتر ہے کہ لیزر لینڈ لیولر کے ساتھ ہموار کریں۔ 4 میٹر کے فاصلے پر ڈوری سے نشان لگائیں اور ان نشانوں کے دونوں طرف کھاد کی سفارش کردہ مقدار ڈالیں پھر نشان سے مٹی اٹھا کر پٹڑیاں بنائیں اور پٹڑیوں کے درمیان ایک تا ڈیڑھ فٹ گہری کھالیاں بنالیں۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

نمبر شمار	وقت استعمال کھاد	مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوری فی ایکڑ)
		نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
1	بوقت بوائی	35	35	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی، ایک بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی
2	بیلوں کی بڑھوتری کے وقت	6	0	0	1/4 بوری یوریا
2	ابتدائی پھل بنتے وقت	6	0	0	1/4 بوری یوریا
3	دوسری چنائی کے بعد	6	0	0	1/4 بوری یوریا

طریقہ کاشت

پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر بیج کے چوکے لگائیں اور ان کا باہمی فاصلہ ڈیڑھ فٹ رکھیں۔ کاشت سے آٹھ دس گھنٹے پہلے بیج کو پانی میں بھگو لیں تو اُگاؤ اچھا ہوتا ہے۔ اگیتی فصل کے لیے اس کی نرسری ٹرے میں کاشت کر کے ٹنل میں منتقل کر دی جاتی ہے۔ نرسری کی کاشت کے لیے ایک کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

آبپاشی

پہلا پانی بوائی کے فوراً بعد لگائیں۔ آبپاشی اس طرح کریں کہ پانی پٹڑیوں پر نہ چڑھے اور بیج والی جگہ پر صرف وتر پہنچے۔ اس کے بعد موسمی حالات اور فصل کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہفتہ وار آبپاشی کرتے رہیں۔ کوشش کریں کہ آبپاشی شام کے وقت کریں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

مارچ سے جون تک کاشت کی جانے والی کدو کی فصل میں عام طور پر اٹ سٹ، سوانکی، مدھانہ، لمب گھاس، چولائی، قلفہ، ڈیلا، ہزاردانی وغیرہ اُگ سکتی ہیں۔ بوائی کے 24 گھنٹے بعد پینڈی میتھالین 1000 ملی لٹر 100 لٹر پانی میں ملا کر وتر حالت میں سپرے کی جاسکتی ہیں۔

چھدرائی و گوڈی

جب پودے تین تا چار پتے نکال لیں تو ہر سوراخ میں ایک صحت مند پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال دیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے تین تا چار بار گوڈی کریں اور پودوں کے گرد مٹی چڑھائیں۔

برداشت

فروری، مارچ میں کاشتہ فصل اپریل مئی میں پھل دیتی ہے۔ جبکہ جولائی، اگست میں کاشتہ فصل اکتوبر نومبر تک پھل دیتی ہے۔ جب پھل مناسب سائز کا ہو جائے تو اس کو مناسب وقفہ سے برداشت کرتے رہیں۔ چنائی ہمیشہ شام کے وقت کریں۔ پھل کو ٹوکریوں میں ڈال کر سوتی کپڑے کے ساتھ ڈھانپ دیں اور سایہ دار جگہ پر رکھیں۔ خیال رہے کہ پھل رگڑ وغیرہ سے خراب نہ ہو تاکہ اچھی قیمت وصول ہو۔

کریلا

کریلا اہم خصوصیات کی حامل ایک مقبول سبزی ہے۔ یہ نظامِ انہضام کی خرابی، ملیریا، چکن پاکس، ذیابیطس اور کینسر جیسی بیماریوں کے خلاف جسم میں قوتِ مدافعت بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں پنجاب میں کریلے کے زیر کاشت رقبہ، کل پیداوار اور فی ایکڑ پیداوار کی تفصیل درج ذیل گوشوارہ میں دی گئی ہے۔

کریلے کا زیر کاشت رقبہ، پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		پیداوار	اوسط پیداوار	
2018-19	4.139	10.228	46.179	11156	112.87
2019-20	4.277	10.568	50.790	11876	120.15
2020-21	2.850	7.042	42.254	14827	150.01
2021-22	4.308	10.645	98.403	22842	231.10
2022-23	2.337	5.776	54.781	23441	237.11

کریلے کی اقسام

کریلے کی سفارش کردہ اقسام فیصل آباد لانگ، اسود اور سفینہ ہیں۔

فیصل آباد لانگ

اس کے کریلوں کا رنگ ہلکا سبز ہوتا ہے اور یہ قسم جلد پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ یہ قسم کریلے کی بیماریوں بالخصوص پتوں کی بیماری مائرو تھیشم کے خلاف قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔ اس قسم کی پیداواری صلاحیت 180 من فی ایکڑ ہے۔

اسود

اس قسم کے کریلے گہرے سبز رنگ اور درمیانے سائز کے ہوتے ہیں جو بہت پسند کیے جاتے ہیں۔ یہ قسم باقی اقسام کی نسبت گرمی کو برداشت کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کی پیداواری صلاحیت 240 من فی ایکڑ ہے۔

سفینہ (کریلی)

یہ قسم جون و جولائی میں کاشت کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اسے کریلی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے کریلے سبز رنگ کے اور سائز میں لمبے ہوتے ہیں۔ سفینہ کریلے کی بیماریوں یعنی مائرو تھیشم اور وائرس کے خلاف قوتِ مدافعت رکھتی ہے اور اچھی پیداواری صلاحیت کی حامل ہے۔

ہائبرڈ اقسام

مندرجہ بالا اقسام کے علاوہ کریلے کی ہائبرڈ اقسام بھی کاشتکاروں میں مقبول ہیں۔

شرح بیج

اچھی روئیدگی یعنی 90 فیصد روئیدگی والا بیج استعمال کریں اور شرح بیج ڈیڑھ تا دو کلوگرام بیج فی ایکڑ رکھیں۔ اگر بیج کی روئیدگی خاطر خواہ نہ ہو تو 3 سے 4 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

وقت کاشت

عام فصل وسط فروری تا مارچ میں کاشت کی جاتی ہے جو کہ اپریل سے جون تک پھل دیتی ہے۔ جبکہ پچھیتی قسم یعنی سفینہ جولائی میں کاشت ہوتی ہے اور اس کا پھل اگست تا دسمبر میں حاصل ہوتا ہے۔

موزوں زمین اور اس کی تیاری

کریلے کی کاشت کے لئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو موزوں ہے۔ کاشت سے ایک ماہ پہلے کھیت میں 10 تا 12 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں اچھی طرح ملا دیں اور کھیت کو پانی لگا دیں وتر آنے پر دو تین بار سہاگہ دے کر زمین تیار کریں اور وتر دبا دیں۔ اس طرح جڑی بوٹیاں اُگ آئیں گی اور تلف ہو جائیں گی۔ پھر دو تین بار ہل اور سہاگہ چلا کر زمین نرم اور بھر بھری کر لیں۔

طریقہ کاشت

تیار شدہ زمین میں 8 فٹ کے باہمی فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں اور پٹڑیوں کے درمیان ڈیڑھ فٹ چوڑی کھالی بنائیں۔ پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر 2 تا 3 بیج فی سوراخ کاشت کریں اور بیج کی گہرائی ایک انچ سے زیادہ نہ ہو۔ بیج کو کاشت سے پہلے سفارش کردہ پھپھوندی کُش دوائی بحساب 2 تا 3 گرام فی کلوگرام ضرور لگائیں۔ تجربات سے پتہ چلا ہے کہ اگر بیج کو 12 گھنٹے کے لئے پٹ سن کی گیلی بوری میں رکھیں اور پھر کاشت کیا جائے تو زیادہ اچھا اُگاؤ ہوتا ہے۔ اس کے بعد کھیت کی آبپاشی کر دیں۔

بیلوں کو پلاسٹک نیٹ پر چڑھانا

جب پودے 4 سے 5 پتے نکال لیں تو پلاسٹک نیٹ لگا کر پودوں کو نیٹ پر چڑھا دیں۔ کریلے کی بیلوں کو پلاسٹک نیٹ پر چڑھانے سے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے کھیت میں پودوں کی نشوونماء بہتر ہو جاتی ہے اور یہ زیادہ صحت مند رہتے ہیں۔ اس فصل کو ٹنل کے اندر والے حصے پر پلاسٹک شیٹ کے نیچے بھی کامیابی سے کاشت کیا جا سکتا ہے اور موسمی صورتِ حال کے مطابق فروری کے مہینے میں پلاسٹک اُتارنے کے بعد ٹنل پر نیٹ لگا دیں۔ اس طرح بے موسمی سبزی کے ختم ہونے کے ساتھ یہ فصل جلد تیار ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

آبپاشی

پہلی آبپاشی کاشت کے فوراً بعد کریں اور کوشش کریں کہ پانی بوائی والی جگہ پر نہ چڑھے ورنہ زمین کرنڈ ہونے سے اُگاؤ متاثر ہوگا۔ اس کے بعد ہفتہ وار آبپاشی کرتے رہیں۔ جب موسم گرم ہو جائے تو آبپاشی فصل کی ضرورت کے مطابق کریں۔ آبپاشی کے سلسلہ میں غفلت نہیں برتنی چاہیے اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جتنی زمین ٹھنڈی رہے گی، فصل پر اتنے ہی پھول زیادہ آئیں گے اور پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
45	40	25	پونے دو بوری ڈی اے پی، ڈیڑھ بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی

نوٹ: فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں کی ساری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کی ایک تہائی مقدار بوقت بوائی استعمال کریں۔ نائٹروجنی کھاد کی بقیہ مقدار تین اقساط میں یعنی ایک قسط پھول آنے پر اور اس کے بعد دو اقساط ہر تین چنائی کے بعد استعمال کریں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

کریلے کی فصل کو اٹ سٹ، سوانکی، مدھانہ، لمب گھاس، چولائی، قلفہ، ڈیلا اور ہزار دانی جیسی جڑی بوٹیاں نقصان پہنچاتی ہیں۔ انسداد کے لئے پینڈی میتھالین بحساب 1000 ملی لیٹر فی ایکڑ 100 لیٹر پانی میں ملا کر کاشت کے ایک دن بعد وتر میں سپرے کی جا سکتی ہے۔

چھدرائی و گوڈی

جب فصل تین پتے نکال لے تو ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر صحت مند پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے گوڈی کریں اور پودوں کے گرد مٹی بھی چڑھائیں۔

برداشت

عام طور پر پہلی چنائی کاشت کے دو ماہ بعد کی جاتی ہے۔ برداشت کریلوں کے مناسب تیار ہونے پر کرتے رہیں۔ چنائی صبح یا شام کے وقت کریں۔ سبزی کو سایہ دار جگہ میں رکھیں اور گیلے سوتی کپڑے سے ڈھانپ دیں تا کہ یہ مرجھا نہ جائے۔ اچھی فصل سے عام طور پر 15 تا 20 چنائیاں حاصل ہوتی ہیں۔

بھنڈی توری

بھنڈی توری موسم گرما کی ایک نقد آور اور مقبول سبزی ہے۔ بھنڈی توری میں حیاتین، معدنی نمکیات، لوہا، چونا، آیوڈین اور فاسفورس کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ یہ جسم کو متوازن رکھتی ہے اور اضافی وزن کم کرتی ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں پنجاب میں بھنڈی توری کے زیر کاشت رقبہ، کل پیداوار اور فی ایکڑ پیداوار دیئے گئے گوشوارہ میں درج ہے۔

بھنڈی توری کا زیر کاشت رقبہ، کل پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من (40 کلوگرام) فی ایکڑ
2018-19	5.922	14.634	70.438	11894	120.33
2019-20	5.841	14.434	70.739	12110	122.52
2020-21	15.581	38.503	211.85	13597	137.56
2021-22	12.863	31.785	194.015	15083	152.60
2022-23	15.204	37.570	252.422	16602	167.97

شرح بیج

بھنڈی توری کے لیے اچھے اُگاؤ والا 10 سے 12 کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

سفارش کردہ اقسام

بھنڈی توری کی منظور شدہ اقسام مندرجہ ذیل ہیں

■ سبز پری

بھنڈی کی یہ قسم تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔ اس کی بھنڈی کا رنگ گہرا سبز ہے۔ یہ وائرسی بیماریوں کے خلاف قوتِ مزاحمت رکھتی ہے۔

■ ہری بھری

بھنڈی کی یہ قسم بھی تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔ اس کی بھنڈی کا رنگ گہرا سبز ہے اور جلد پھل دینے والی قسم ہے۔ اس میں خشک مادے کی مقدار نسبتاً زیادہ ہے اور سبز پری کی نسبت زیادہ پیداوار دیتی ہے۔

اوکرا 13 اے

بھنڈی کی یہ قسم زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔ یہ وائرسی بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔ اس کی بھنڈی نسبتاً زیادہ دن تک نرم رہتی ہے جس کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ اس کی پیداری صلاحیت 13 تا 14 ٹن فی ایکڑ ہے۔

اس کے علاوہ مختلف سیڈ کمپنیوں کی سفارش کردہ ہائبرڈ اقسام بھی کاشت کی جاتی ہے۔

وقت کاشت

پہلی فصل وسط فروری تا مارچ میں کاشت کی جاتی ہے جو اپریل سے جولائی تک پھل دیتی ہے جبکہ دوسری فصل وسط جون تا وسط جولائی میں کاشت ہوتی ہے جس کا پھل اگست تا اکتوبر حاصل ہوتا ہے۔

موزوں زمین اور اس کی تیاری

بھنڈی توری کی اچھی پیداوار کے لئے بہتر نکاس والی زرخیز میرا زمین موزوں ہے۔ بوائی سے ایک ماہ پہلے کھیت کو اچھی طرح ہموار کر کے 10 سے 12 ٹن فی ایکڑ گوبر کی مکمل گلی سڑی کھاد ڈال لیں اور یکساں بکھیر کر 2 سے 3 مرتبہ ہل چلا کر اسے اچھی طرح زمین میں ملا دیں بعد ازاں کھیت کو پانی لگا دیں تا کہ گوبر کی کھاد کے ساتھ آئے ہوئے اور کھیت میں پہلے سے موجود جڑی بوٹیوں کے بیج اُگ آئیں۔ کاشت سے پہلے دو تین بار ہل اور سہاگہ چلا کر زمین بوائی کے لیے تیار کر لیں۔ اس طریقہ سے جڑی بوٹیاں بھی تلف ہو جائیں گی۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت
26	35	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی، ایک بوری امونیم نائٹریٹ اور ایک بوری ایس او پی

نوٹ: مندرجہ بالا کھاد کے علاوہ فصل بڑی ہونے پر ہر پندرہ دن بعد 15 تا 20 کلوگرام یوریا فی ایکڑ ڈالیں۔

طریقہ کاشت

تیار شدہ زمین میں اڑھائی فٹ کے فاصلہ پر پٹڑیاں بنائیں اور ان کے دونوں کناروں پر 1 انچ گہری لکیریں نکال لیں اور 4 انچ کے باہمی فاصلہ پر بیج کا کیرا کریں۔

چھدرائی و گوڈی

بہتر پیداوار کے لیے مناسب وقت پر چھدرائی اور گوڈی کا عمل نہایت ضروری ہے۔ جب پودے 3 سے 4 انچ کے ہو جائیں تو ہر سوراخ سے ایک صحت مند پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔ فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھنے کے لیے 3 سے 4 مرتبہ مناسب وقت پر گوڈی کریں۔ گوڈی کرتے وقت پودوں کے گرد مٹی چڑھاتے جائیں۔

آبپاشی

پہلی آبپاشی بوائی کے فوراً بعد اس طرح کریں کہ پانی پٹریوں اور کھیلیوں کے اُوپر نہ چڑھنے پائے۔ بیج تک صرف نمی پہنچے تاکہ زمین سخت نہ ہو اور بیج کا اُگاؤ متاثر نہ ہو ورنہ پیداوار پر بُرا اثر پڑے گا۔ بعد میں ہفتہ وار آبپاشی کرتے رہیں۔ جب زیادہ گرمی ہو جائے تو اس وقت پانی کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا ہر چوتھے دن آبپاشی کریں۔ موسمی حالات کے پیش نظر آبپاشی کے وقفہ میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

فروری مارچ میں کاشتہ بھنڈی توری میں باتھو، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں اور چولائی وغیرہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ مارچ سے جون کے درمیان کاشتہ فصل اٹ سٹ، تاندلہ، ڈیلا، چھبڑ، مدھانہ، لمب گھاس، قلفہ اور چولائی سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ ان کی تلفی کے لیے فروری مارچ میں کاشتہ فصل میں ڈوآل گولڈ بحساب 800 ملی لیٹر فی ایکڑ بوائی کے 24 گھنٹے بعد سپرے کی جاسکتی ہے، بھنڈی توری پر اس کا استعمال محفوظ ہے۔

برداشت

بھنڈی توری کی فصل بوائی کے 50 دن بعد پھل دینا شروع کر دیتی ہے۔ جب پھل کا سائز 3 انچ ہو جائے تو چنائی کر لیں۔ پھل کے سائز کی مناسبت سے چنائی جاری رکھیں کیونکہ بڑا اور سخت پھل منڈی میں اچھی قیمت نہیں دیتا تاہم بعض علاقوں میں مثلاً خیبر پختونخواہ اور گلگت بلتستان میں بڑے اور نسبتاً سخت بیج کی حامل بھنڈی توری کو پسند کیا جاتا ہے۔ بھنڈی توری کی چنائی کا عمل مشکل ہوتا ہے اس لئے ہاتھوں پر ہوا دار دستانے چڑھا کر چنائی کرنی چاہیے۔ اچھی فصل سے تقریباً 35 تا 40 چنائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ہلدی

ہلدی موسم گرما کی ایک نفع بخش فصل ہے۔ اس کا استعمال تھوڑی مقدار میں مگر ہر گھر میں ہوتا ہے۔ عام طور پر ہلدی سالن کا رنگ اور ذائقہ اچھا بنانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ خون صاف کرتی ہے اور مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے فائدہ مند ہے۔ حکماء کا کہنا ہے کہ کچی ہلدی، سوجی، دیسی گھی اور چینی کی مٹھائی بنا کر اگر کھائی جائے تو پت، پھوڑے اور پھنسیوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں پنجاب میں ہلدی کے زیر کاشت رقبہ، کل پیداوار اور فی ایکڑ پیداوار گوشوارہ میں درج ہے۔

ہلدی کا زیر کاشت کل رقبہ، کل پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من (40 کلوگرام) فی ایکڑ
2018-19	4.997	12.349	66.946	13396	135.52
2019-20	5.097	12.594	69.700	13676	138.36
2020-21	5.156	12.740	105.487	20461	207.00
2021-22	3.870	9.562	99.565	25730	260.31
2022-23	4.486	11.086	105.268	23465	237.39

آب وہوااور وقتِ کاشت

ہلدی کی کامیاب کاشت کے لیے مرطوب اور معتدل آب ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہلدی کاشت کرنے کا موزوں وقت مارچ اور اپریل کا مہینہ ہے۔ مارچ کا آخری پندھرواڑہ زیادہ بہتر ہے۔

شرح بیج

ہلدی کی بوائی کے لئے 800 تا1000 کلوگرام گنڈیاں فی ایکڑ استعمال کریں۔ زیادہ بہتر ہے کہ جڑوالی گول گنڈیاں بیج کے لیے استعمال کی جائیں لہٰذا برداشت کے وقت جڑوالی گنڈیاں چُن کر بیج کے لئے علیحدہ کرلیں۔

منظور شدہ قسم

تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات فیصل آباد نے ہلدی کی قسم مہک تیار کی ہے۔اس کی پیداواری صلاحیت 11 تا13 ٹن فی ایکڑ ہے اور اوسط پیداوار 5 تا7 ٹن فی ایکڑ ہے۔

زمین کی تیاری اور طریقہ کاشت

ہلدی کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو، موزوں رہتی ہے۔کھیت کا اچھی طرح ہموار ہونا بہت ضروری ہے تاکہ اس میں آبپاشی یا بارش کا پانی کھڑا نہ ہو سکے۔ کاشت سے کم از کم ایک مہینہ پہلے گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 25 سے 30 ٹن فی ایکڑ کھیت میں اچھی طرح ملا دیں اور آبپاشی کریں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ 24 تا30 اور پودوں کا باہمی فاصلہ 8 تا9 انچ رکھ کر کھرپہ کی مدد سے تقریباً 2 انچ گہرا بیج کاشت کریں۔

کاشت کے بعد کھیت میں ایک انچ کھوری کی تہ بچھا دیں تاکہ زمین کی نمی زیادہ دیر تک برقرار رہے۔اس کی بدولت درجہ حرارت بھی کم رہے گا اور ہلدی کی گنڈیاں گرمی کے نقصان دہ اثر سے محفوظ رہیں گی۔ فصل کا اُگاؤ اچھا، بڑھوتری تسلی بخش اور پیداوار زیادہ ہوگی۔ ہلدی کا اُگاؤ کاشت سے ایک تا ڈیڑھ ماہ بعد شروع ہوجاتا ہے اور تقریباً اڑھائی ماہ میں مکمل ہوتا ہے۔ ہلدی کی کاشت دو تا اڑھائی فٹ کے فاصلے پر بنائی گئی وٹوں پر بھی کی جاسکتی ہے۔لیکن ہموار زمین پر کاشت کی ہوئی فصل زیادہ پیداوار دیتی ہے۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
120	50	80	سوا چار بوری یوریا، سوا دو بوری ڈی اے پی اور سوا تین بوری ایس او پی

نوٹ: فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی ساری مقدار بوائی کے وقت ڈالیں۔ نائٹروجنی کھاد 3 حصوں میں ڈالیں۔ایک حصہ اُگاؤ کے 60 دن بعد، دوسرا حصہ بوائی کے 90 دن بعد اور تیسرا حصہ بوائی کے 120 دن بعد استعمال کریں۔

آبپاشی وتلائی

فصل کی کاشت کے فوراً بعد آبپاشی کر دیں اور موسمی حالات اور فصل کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے آبپاشی کرتے رہیں لیکن یہ خیال ضرور رکھیں کہ پانی کھیت میں کھڑا نہ رہے ورنہ ہلدی کی گنڈیاں گل جائیں گی۔ کھیت میں کھوری ڈالے جانے کی صورت میں جڑی بوٹیاں کم اُگیں گی اور جو اُگ آئیں تو ان کو بارشوں کے موسم تک کھیت سے نہ نکالیں بصورت دیگر ایک تو ہلدی کی گنڈیاں ضائع ہوں گی اور دوسرا سطح زمین پر گرمی کا اثر نسبتاً زیادہ ہوگا۔ جب بارشیں شروع ہوں تو کھیت سے جڑی بوٹیاں نکال کر فصل کی صفائی کر دیں لیکن بہتر ہوگا کہ جڑی بوٹیاں کاٹنے کے بعد کھیت ہی میں پڑی رہنے دیں۔ اس طرح یہ گل سڑ کر زمین میں ہی شامل ہو جائیں گی اور فصل کی بڑھوتری پر مثبت اثر ڈالیں گی۔ فصل کی اچھی نشوونما کے لیے دو تین بار گوڈی کریں اور پودوں کے ساتھ مٹی چڑھا دیں۔ اس طرح پودوں کی نشوونما اچھی اور پیداوار زیادہ حاصل ہوگی۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

ہلدی کی فصل میں اُگنے والی اہم جڑی بوٹیوں میں ڈیلا، اٹ سٹ، چولائی، قلفہ، مدھانہ، سوانکی اور لمب گھاس وغیرہ شامل ہیں۔ ہلدی کا اُگاؤ چونکہ بعد میں ہوتا اور جڑی بوٹیاں پہلے اُگ آتی ہیں اس لیے کاشت کے 18 تا 21 دن بعد مناسب وتر میں گلائیفوسیٹ بحساب ڈیڑھ لیٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔ مئی جون میں ڈیلا دوبارہ اُگ آتا ہے جسے تلف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ ہلدی کی فصل کو سخت گرمی اور لُو سے بچاتا ہے۔

برداشت

دسمبر اور شروع جنوری میں ہلدی کے پتے بالکل سوکھ جاتے ہیں اور فصل برداشت کے قابل ہو جاتی ہے۔ برداشت سے پہلے ہلکی آبپاشی کریں اور تین تا چار دن بعد مناسب وتر میں کسی کی مدد سے برداشت کریں۔ زمین زیادہ گیلی نہ ہو ورنہ برداشت صحیح نہ ہوگی، برداشت میں دقت بھی ہوگی، گنڈیوں پر سے مٹی نہیں اترے گی اور یہ ٹوٹ جائیں گی۔ 60 تا 70 گرام کی گنڈیاں بیج کے لیے استعمال کریں۔

بیج محفوظ کرنا

آئندہ فصل کے لیے بیج رکھنا مقصود ہو تو فصل کا کچھ حصہ برداشت نہ کریں بلکہ کھیت میں ہی رہنے دیں اور بوائی سے چند روز قبل برداشت کریں اور اگر بیج خرید کر کاشت کرنا ہو تو بہتر ہے کہ برداشت کے بعد جلد ہی خرید لیں اس طرح بیج سستا اور اچھا مل جائے گا۔ بیج کو اگلی فصل کی بوائی تک محفوظ اور تازہ رکھنے کے لیے اسے سایہ دار جگہ پر رکھیں اور اس پر 2 تا 3 انچ بھل کی تہہ بچھا دیں۔

اُبالنے اور سکھانے کا طریقہ

ہلدی کی گنڈیوں کو ایک گھنٹہ تک بڑے کڑاہے میں ڈال کر پانی میں ابالیں۔ جب یہ گنڈیاں ہاتھ سے دبانے پر نرم محسوس ہوں تو ان کو دُھوپ میں آٹھ تا دس دن تک خشک کریں۔ اُبالنے سے پہلے موسمی پیشین گوئی کو مدِنظر رکھیں کیونکہ بارش ہونے یا مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں یہ جلد خشک نہیں ہوں گی اور ان کا معیار بھی متاثر ہوگا۔

ہلدی کا پاؤڈر بنانا

خشک پاؤڈر بنانے کے لیے تازہ ہلدی کو گرم پانی میں تھوڑا سا نمک ڈال کر تھوڑی دیر کے لیے اُبالا جاتا ہے تا کہ اس میں موجود مٹی کے ذرات اور جراثیم ختم ہو جائیں۔ اس کے بعد اس کو 2 سے 3 دن کے لیے دُھوپ میں رکھ کر خشک کیا جاتا ہے اور پھر بذریعہ مشین پاؤڈر بنایا جاتا ہے۔ 5 کلوگرام گیلی ہلدی سے تقریباً ایک کلوگرام خشک پاؤڈر حاصل ہوتا ہے۔

فصلات پر ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات

ماحولیاتی تبدیلیوں کے سبب بے وقت اور غیر متوقع بارشوں اور درجہ حرارت میں غیر معمولی کمی وبیشی کی وجہ سے فصلوں اور سبزیوں پر نقصان دہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ نقصان دہ کیڑے اور بیماریوں کے حملہ کی شدت میں بھی کمی بیشی آتی ہے۔ یہ اثرات وقت کاشت پر بھی اثرانداز ہوتے ہیں۔ ان اثرات کو کم سے کم کرنے کے لئے موسمی پیشین گوئی سے باخبر رہیں، فصلات کی خصوصی نگہداشت اور تحفظِ نباتات کا خاص خیال رکھیں۔ زائد بارشوں کی صورت میں کھیتوں سے پانی کی نکاسی بندوبست کریں۔ خشک سالی ودرجہ حرارت زیادہ ہونے پر فصل کی ضرورت کیمطابق آبپاشی کریں۔ علاقے کے مطابق موسمیاتی صورتِ حال سے مطابقت رکھنے والی سبزیات/اقسام کاشت کریں۔

سبزیوں کی بیماریاں اور ان کا انسداد

روئیں دار پھپھوندی (Downy Mildew)

سبزیاں: کھیرا، گھیا کدو، کریلا، تربوز اور خربوزہ

علامات: پتوں پر نچلی سطح پر نمدار دھبے ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ دھبے نوکدار اور پیلے رنگ کے ہوتے ہیں جو بعد میں گہرے بھورے رنگ کے ہوجاتے ہیں۔ یہ دھبے تیزی سے پھیلتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے پودے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ پودے کے تمام پتے سوکھ جاتے ہیں اور پودا مرجھا جاتا ہے۔ بیماری 15 سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور 80 فیصد سے زیادہ نمی اور ابر آلود موسم میں تیزی سے پھیلتی ہے۔

تدارک: پودوں کا باہمی فاصلہ سفارش کردہ رکھیں۔ فصل زیادہ گھنی ہونیکی صورت میں نمی بڑھ جاتی ہے اور بیماری کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ کوشش کریں کہ پانی دن کے وقت لگائیں تاکہ ان کے پتوں پر موجود نمی کم ہو سکے اور بیماری کے اثرات سے بچایا جا سکے۔ بیماری کی صورت میں کوئی ایک زہر فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ فلو مارف + فوسٹائل ایلومینیم بحساب 5 گرام یا فلوایذانام + میٹالاکسل بحساب 2 ملی لٹر یا مینکوزیب + سائی موکسانل بحساب 6 گرام یا مینڈی پروپامائیڈ بحساب 2 ملی لٹر

سفوفی پھپھوندی (Powdery Mildew)

سبزیاں: کھیرا، گھیا کدو، خربوزہ، تربوز، کریلا

علامات: پتوں کی نچلی سطح پر سفید رنگ کے گول گول دھبے نمودار ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ ان دھبوں میں سفید رنگ کا پاؤڈر بھی موجود ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ دھبے پودوں کے دیگر حصوں مثلاً تنے اور پھل وغیرہ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ شدید حملے کی صورت میں پتے بھورے رنگ کے ہوکر مرجھا جاتے ہیں، پھلوں کی افزائش رُک جاتی ہے اور اکثر اوقات پھل کا ذائقہ بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ 20 سے 25 سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور فضا میں 50 فیصد سے کم نمی کی وجہ سے بیماری کی شدت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

تدارک: کھیت کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔ بیماری کے حملہ کی صورت میں ادل بدل کے اُصول سے درج ذیل سفارش کردہ پھپھوندی کُش زہریں 5 دن کے وقفے کے ساتھ سپرے کریں۔ سپرے اس طرح کریں کہ پودے کا ہر حصہ اچھی طرح بھیگ جائے۔ مینڈی پروپامائیڈ بحساب 2 ملی لٹر یا میٹالاکسل + مینکوزیب بحساب 3 گرام یا تھائیوفینیٹ میتھائل + ڈائی ایتھوفین کارب بحساب 1.5 گرام یا تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب 2 گرام یا سلفر بحساب 5 گرام فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں

مرجھاؤ (Wilt)

سبزیاں: کھیرا، گھیا کدو، خربوزہ، تربوز، کریلا

علامات: یہ بیماری زیرِ زمین پھپھوندی کی وجہ سے ہوتی ہے، حملہ کی صورت میں پودے کو نمکیات اور پانی کی ترسیل رُک جاتی ہے اور اس کی جڑیں گل جاتی ہیں۔ پودے کے تنے پر موجود پتے سوکھ جاتے ہیں اور پودا ایک سے دو دنوں میں مرجاتا ہے۔ یہ بیماری فصل پر کسی بھی وقت حملہ کرسکتی ہے۔

تدارک: بیج کو ہمیشہ سفارش کردہ پھپھوندی کُش زہر لگا کر کاشت کریں۔ سبزیات کو ہمیشہ بیماری سے پاک صحت مند زمین میں کاشت کریں۔ متاثرہ کھیت سے صحت مند کھیت میں پانی نہ لگایا جائے۔ حملہ کی صورت میں کوئی ایک پھپھوندی کُش زہر سپرے کریں۔ تھائیوفینیٹ میتھائل + کلوروتھیلونل بحساب 2 گرام فی لٹر پانی یا ایزاکسی سٹروبن + ڈائی فینا کونازول بحساب 2 ملی لٹر فی لٹر پانی یا تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب 2.5 گرام فی لٹر پانی

جنوبی جھلساؤ (Southern Blight/crown rot)

سبزیاں: تربوز، خربوزہ، کھیرا

علامات: بیماری کا حملہ زیادہ تر تنے کے اس حصے پر ہوتا ہے جو زمین سے ذرا اوپر یا زمین میں دھنسا ہوا ہوتا ہے، پھپھوندی کی افزائش کی وجہ سے تنا اور زمین کے ساتھ پڑا ہوا پھل بھی گل جاتا ہے، متاثرہ پودے کے تنے سے سفید رنگ کی دھاگہ نما گوند نکل آتی ہے اور اگر متاثرہ پودے کے تنے کو اوپر سے عرضی تراشے کر کے دیکھیں تو اس میں سیکلروشیا بنے ہوئے نظر آتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے موتی کی صورت میں نظر آتے ہیں جن کا رنگ شروع میں سفید بعد میں سرخ اور پھر بھورا ہو جاتا ہے۔ بیماری کی وجہ سے پودے کی خوراک کی نالیاں تباہ ہو جاتی ہیں اور پودا مرجھانے کے ساتھ ہی مرجاتا ہے۔

تدارک: فصل کو اونچی وٹوں پر کاشت کریں تاکہ پانی پودے کے تنے تک نہ چڑھ سکے۔ بیج کو بوائی سے قبل سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔ قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ جنوبی جھلساؤ سے متاثرہ کھیت میں بوائی نہ کریں۔ بیماری کی علامات ظاہر ہونے پر کوئی ایک پھپھوندی کُش زہر سپرے کریں۔ میٹی رام + پائیروکلوسٹروبن بحساب 0.6 گرام فی لٹر پانی یا ایزاکسی سٹروبن + ڈائی فینا کونازول بحساب 2 ملی لٹر فی لٹر پانی یا کاپر ہائیڈرو آکسائیڈ بحساب 2.5 تا 3 گرام فی لٹر پانی

اگیتا جھلساؤ (Early Blight)

سبزیاں: تربوز، خربوزہ، کھیرا

علامات: پتوں کی نچلی سطح پر گہرے ہم مرکز دھبے نمودار ہو جاتے ہیں جو بعد میں پتوں کی بالائی سطح پر بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بیماری کی شدت میں پورے پودے پر یہ دھبے ظاہر ہو جاتے ہیں اور پودے جھلسے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ 20 سے 30 سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور ہوا میں موجود 60 فیصد نمی میں بیماری کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

تدارک: بیماری کی صورت میں کوئی ایک پھپھوندی کش زہر فی لٹر پانی میں ملا کر 5 دن کے وقفہ سے سپرے کریں ۔ڈائی فینا کونازول + پروپی کونازول بحساب 2.5 ملی لٹر یا مینکو زیب + سائی موکسانل بحساب 2 ملی لٹر یا میٹی رام + پائیرو کلوسٹروبن بحساب 3.5 گرام

تنے اور جڑ کا گلاؤ (Collar Rot)

سبزیاں: تربوز، خربوزہ، کھیرا

علامات: جڑ کے قریب سے تنے پر سیاہی نما دھبے بن جاتے ہیں جو بعد میں سیاہ ہالے کی صورت حال اختیار کر لیتے ہیں۔ پودے کو نمکیات اور پانی کی ترسیل مکمل طور پر رک جاتی ہے پودا مرجھا جاتا ہے اور ایک سے دو دنوں میں مر جاتا ہے۔

تدارک: بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔ پنیری والی سبزیات کی صورت میں منتقلی سے پہلے پنیری کو پھپھوندی کش محلول میں بھگوئیں۔فصلوں کو وٹوں پر کاشت کریں۔اس طرح پانی لگائیں کہ پانی پودے کے تنے تک نہ پہنچ پائے۔ ممکن ہو تو ڈرپ اریگیشن سسٹم کی مدد سے پانی دیں ۔بیماری کی صورت میں کوئی ایک زہر فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ کلوروتھیلونل + میٹی نوکسم بحساب 6 ملی لٹر یا تھائیوفینیٹ میتھائل + کلوروتھیلونل بحساب 2 گرام یا ایذاکسی سٹروبن + ڈائی فینا کونازول بحساب 2 ملی لٹر

پتوں کے داغ (Leaf Spot)

سبزیاں: تقریباً سب سبزیات

علامات: پتوں پر چھوٹے چھوٹے نمدار دھبے ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں جو بعد میں پیلے رنگ اور بعدازاں بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔شدید گرمی کی صورت میں یہ دھبے آپس میں مل جاتے ہیں اور پودا اپنی غذائی ضروریات اچھے طریقے سے پوری نہیں کر پاتا۔

تدارک: بیماری کے حملہ کی صورت میں ادل بدل کے اُصول سے درج ذیل سفارش کردہ پھپھوندی کش زہریں 5 دن کے وقفے کے ساتھ سپرے کریں۔اس طرح سپرے کریں تاکہ پودا زہر سے مکمل طور پر بھیگ جائے ۔ ایذاکسی سٹروبن + ڈائی فینا کونازول بحساب 2 ملی لٹر یا ڈائی فینا کونازول + پروپی کونازول بحساب 2 ملی لٹر یا تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب 2 گرام

سبزیات کا جراثیمی جھلساؤ

سبزیاں: خربوزہ، تربوز

علامات: اس بیماری کے جراثیم بیج میں یا زمین میں موجود ہوتے ہیں اور اس کے پھیلاؤ کا سبب بیکٹیریا ہے۔ بیماری کی علامات میں پتوں کا زرد پڑ جانا، قد کا چھوٹا رہ جانا اور پودے کا مرجھا جانا شامل ہیں۔ اگر متاثرہ پودے کی جڑوں کو کاٹ کر پانی میں رکھا جائے تو پودے میں سے بیکٹیریا کا مواد نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ پودے کی جڑیں گلابی یا گہرے بھورے رنگ کی نظر آتی ہیں۔ یہ بیماری جڑی بوٹیوں کی تلفی کے دوران پودوں کے زخمی ہونے کی وجہ سے یا زیرزمین موجود نیماٹوڈ کے حملے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بیماری کی وجہ سے پودے کی خوراک کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور یہ ایک یا دو دن میں مر جاتا ہے۔

تدارک: پہلے سے متاثر شدہ کھیت میں ہرگز فصل کاشت نہ کریں۔ پانی جذب کرنے والی زمینوں کا انتخاب کریں۔ شدید متاثرہ پودے اُکھاڑ کر تلف کر دیں۔ متاثرہ کھیتوں سے صحت مند کھیتوں میں پانی ہرگز نہ لگائیں۔ دوران گوڈی اس بات کا خیال رکھیں کہ پودے کی جڑیں زخمی نہ ہوں۔ حملہ کی صورت میں سٹرپٹومائی سین سلفیٹ بحساب 1 گرام یا کاسوگامائی سین بحساب 6 ملی لٹر فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

اکھیڑا (Root Rot)

سبزیاں: کھیرا، گھیا کدو، کریلا

علامات: پودے کے پتے زرد رنگ کے ہو جاتے ہیں اور ان کی بڑھوتری مکمل طرح سے رک جاتی ہے۔ پودے کے پتے مرجھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ متاثرہ پودے کا تنا سطح کے قریب سے صحت مند پودوں سے نسبتاً زیادہ پھولا ہوا نظر آتا ہے اور اگر پودے کو اُکھاڑ کر دیکھا جائے تو جڑیں گلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ زیرِ زمین درجہ حرارت کا بڑھ جانا اور خشک زمین میں اس بیماری کا حملہ شدید ہو جاتا ہے۔

تدارک: بیج کو بوائی سے قبل سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں۔ حملہ کی صورت میں سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر سپرے کریں۔

سبزیوں کے خطیئے (Nematode)

سبزیاں: تقریباً سب سبزیات

علامات: اس بیماری کا سبب نیماٹوڈ ہے۔ پودے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے، پتے پیلے سے اور پودے مرجھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ متاثرہ پودے کو اکھاڑ کر دیکھا جائے تو جڑوں پر چھوٹی چھوٹی گانٹھیں نظر آتی ہیں۔ خطیئے پودوں کی جڑوں کو زخمی کر دیتے ہیں اور دیگر بیماری پھیلانے والے جراثیم کی منتقلی کا سبب بنتے ہیں جیسے مرجھاؤ اور گلاؤ وغیرہ۔

تدارک: حملہ کی صورت میں کاڈوسوفاس بحساب 12 کلوگرام فی ایکڑ ڈالیں۔

بیج کا گلاؤ/نوخیز پودوں کا مرجھاؤ

سبزیاں: بیج سے اُگنے والی تمام سبزیات

علامات: بیج کے گلاؤ کا باعث ایک پھپھوندی ہے۔ بیج سے پودا نکل ہی نہیں پاتا یا نکلتے ساتھ ہی مر جاتا ہے۔ اگر بیماری بڑے پودے پر آئے تو وہ مرجھا کر خشک ہو جاتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔

تدارک: متاثرہ کھیت میں بوائی نہ کریں۔ بیج کو ہمیشہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔ سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر استعمال کریں۔

کوڑھ

سبزیاں: کھیرا، کدو، خربوزہ، تر، حلوہ کدو، ٹینڈا، کریلا، توری، تربوز

علامات: پتوں، تنے اور پھل پر لمبے دھبے نمودار ہوتے ہیں جو پہلے چھوٹے اور بعد میں بڑے ہو جاتے ہیں۔ دھبوں کی شکل نوکدار یا نسبتاً گول ہوتی ہے جو تیزی سے بڑھ کر بھورا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ پہلے پتے مرجھا جاتے ہیں اور زمین کی سطح کے قریب تنے پر دھبے بنتے ہیں اور پودا مرجاتا ہے۔ بیماری پودوں کے خس و خاشاک اور بیج میں زندہ رہتی ہے۔ کھیت میں فصل کے ساتھ نشوونما پاتی ہے۔ پانی، بارش اور کیڑوں کے ذریعے صحت مند پودوں میں منتقل ہو جاتی ہے۔

تدارک: جڑی بوٹیوں کو تلف کریں۔ جنس و خاشاک کو تلف کریں۔ سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر استعمال کریں۔

مارو تھیشم کا جھلساؤ

سبزیاں: کریلا، کدو اور ٹینڈا وغیرہ

علامات: یہ بیماری پتوں کے کنارے پر ہلکے زرد رنگ کے دھبوں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ دھبوں کا رنگ بعد میں گہرا پیلا، پھر بھورا اور آخر کار کالا ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے بیماری بڑھتی ہے دھبے بڑے ہو کر سارے پتے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ یہ بیمار پودوں کے خس و خاشاک اور بیج کے ذریعے جولائی سے ستمبر کے مہینوں میں پھیلتی ہے۔ موزوں ترین درجہ حرارت 28 سے 38 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔

تدارک: بیج کو ہمیشہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔ بیماری کی صورت میں سفارش کردہ پھپھوندی کش زہریں ادل بدل کے اُصول سے 5 دن کے وقفے کے ساتھ سپرے کریں۔

پھل کی سڑن

بیماری: غیر جراثیمی بیماری

علامات: یہ کوئی بیماری نہیں بلکہ گرم موسم میں جب پانی کی ضرورت بڑھ جاتی ہے اور پھلوں کو کیلشیم کی مناسب مقدار نہیں ملتی تو بیماری کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ٹماٹر کا پھل پچھلی طرف سے بھورا ہو جاتا ہے جو کہ بعد میں سیاہ رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات پھل کے اندر بھی کالے دھبے بن جاتے ہیں۔

تدارک: بیماری کی روک تھام کے لئے کلچرل یعنی غیر کیمیائی طریقے اپنائیں۔

ککر بٹس

بیماری: غیر جراثیمی بیماری

علامات: ان میں ککمبر موزیک وائرس، سکوائش موزیک وائرس، واٹرمیلن موزیک وائرس، زوچنی ییلو موزیک وائرس، پپایا رنگ سپاٹ وائرس وغیرہ شامل ہیں۔ ان وائرسی بیماریوں کی علامات آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ پتے کی شکل کا بگڑ جانا، ہلکے اور گہرے رنگ کے دھبے بن جانا، سبز مادے کا پیلے رنگ سے گھرا ہونا یا سبز مادے کا ختم ہو جانا، متاثرہ پودے کا قد چھوٹا رہ جانا، پتوں کا کناروں سے اوپر کی طرف یا نیچے کی طرف ہو جانا اور متاثرہ پودوں پر پھل کا کم لگنا۔

تدارک: جڑی بوٹیوں کی تلفی کی جائے۔ قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کی جائیں۔ بیماری کی ابتدا میں جو چند پودے متاثرہ ہوں اُن کو تلف کر دیں۔ رس چوسنے والے کیڑوں کو کنٹرول کیا جائے۔ پودوں کی مدافعت بڑھانے کے لیے تھوڑی مقدار میں مناسب وقفوں سے متوازن کھادوں کا استعمال کریں۔

کھیرے کا پچی کاری وائرس

علامات: اس کی علامات میں پتوں کا زردی مائل ہو جانا، پتے کی رگوں کا ابھر آنا، پتے کی شکل کا بگڑ جانا، پتے کی جسامت کا چھوٹا رہ جانا اور پتے پر مردہ دھبوں کا بن جانا شامل ہیں۔ اس وائرس کے ذریعے مرچوں کی مجموعی پیداوار میں عموماً 60 فیصد تک کی واقع ہو سکتی ہے۔

تدارک: جڑی بوٹیوں کی تلفی کی جائے۔ قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کی جائیں۔ بیماری کی ابتدا میں جو چند پودے متاثرہ ہوں اُن کو تلف کر دیں۔ رس چوسنے والے کیڑوں کو کنٹرول کیا جائے۔ پودوں کی مدافعت بڑھانے کے لیے تھوڑی مقدار میں مناسب وقفوں سے متوازن کھادوں کا استعمال کریں۔

بھنڈی توری کا زرد رنگ کا وائرس

علامات: یہ وائرس سفید مکھی کے ذریعے پھیلتا ہے۔ اس بیماری کے باعث سب سے پہلے پتوں کی رگیں زرد ہونا شروع ہوتی ہیں جو آہستہ آہستہ گہری زرد ہو جاتی ہیں اور چھوٹی رگیں موٹی ہو جاتی ہیں۔ تمام پتوں پر زردی مائل جال سا بن جاتا ہے۔ بعض دفعہ پتے میں سبز مادہ بالکل ختم ہو جاتا ہے اور بیمار پودا دور ہی سے نظر آ جاتا ہے۔ پھل بھی زردی مائل ہو جاتا ہے اور اس کی جسامت بھی چھوٹی رہ جاتی ہے۔

تدارک: جڑی بوٹیوں کی تلفی کی جائے۔ قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کی جائیں۔ بیماری کی ابتدا میں جو چند پودے متاثرہ ہوں اُن کو تلف کر دیں۔ رس چوسنے والے کیڑوں کو کنٹرول کیا جائے۔ پودوں کی مدافعت بڑھانے کے لیے تھوڑی مقدار میں مناسب وقفوں سے متوازن کھادوں کا استعمال کریں۔

سبزیوں کے نقصان دہ کیڑے اوران کا انسداد

سست تیلہ (Aphids)

سبزیاں: بینگن، بھنڈی توری، خربوزہ، تربوزودیگر سبزیات۔

علامات: سست تیلہ کے بالغ اور بچے پتوں کی نچلی سطح سے رس چوس کر نقصان پہنچاتے ہیں۔اپنے جسم سے ایک میٹھامادہ خارج کرتے ہیں جس کی وجہ سے پتوں پر سیاہ قسم کی اُلی لگ جاتی ہےاور پتوں کا ضیائی تالیف کا عمل شدید متاثر ہوتا ہے۔اس کا حملہ وسط فروری سے مارچ میں شدید ہوتا ہے۔ چھوٹے پودوں کی بڑھوتری رُک جاتی ہے اور پودے خاطر خواہ پیداوار بھی نہیں دیتے۔ ہوا میں زیادہ نمی اور کم درجہ حرارت سست تیلے کی افزائش میں کافی معاون ثابت ہوتا ہے۔ سبزیوں کی فصلوں میں بالغ پروانے بھی ملتے ہیں جوایک کھیت سے دوسرے کھیت میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ کیڑا عام طور پر وائرسی بیماریاں پھیلاتا ہے۔شدید حملے کی صورت میں فصل کالی نظر آتی ہے۔

تدارک: انسداد کے لیے اس کے دُشمن کیڑے جیسے لیڈی برڈ بیٹل اور کرائی سو پرلا کی تعداد بڑھائیں۔ پاور سپریئر کے ساتھ زیادہ پریشر سے پانی کا سپرے کریں۔شدید حملے کی صورت میں کوئی ایک کیڑے مار زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔

امیڈاکلوپرڈ20SL بحساب 250ملی لٹر یا نائٹن پائرام10AS بحساب200ملی لٹر یا پائی میٹروزین 50 WG بحساب80 گرام یا تھایامیتھاکسم 25 WG بحساب 24 گرام

چست تیلہ (Jassids)

سبزیاں: بھنڈی توری، بینگن

علامات: بچےاور بالغ دونوں ہی پتوں کا نچلی سطح سے رس چوستے ہیں۔ پتوں کے کنارے گھرے پیلےاور بعد میں سرخی مائل ہوجاتے ہیں جو بعد میں خشک ہوکر نیچے کی جانب یااوپر کی جانب کپ نما شکل اختیار کر جاتے ہیں اور شدید حملہ کی صورت میں پتے گرنا شروع ہو جاتے ہیں اور فصل جھلسی ہوئی نظر آتی ہے۔

تدارک: کھیت کوجڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔شدید حملے کی صورت میں کوئی ایک زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔

ڈائی نوٹیفیوران 20SG بحساب 100 گرام یا نائٹن پائرام 10AS بحساب 200ملی لٹر یا تھائیامیتھاکزم 25WG بحساب24 گرام یا امیڈاکلوپرڈ بحساب200ملی لٹر یا فلونیکامڈ 50 WG بحساب60 گرام

سفید مکھی (White Fly)

سبزیاں: تقریباً سب سبزیات

علامات: سفید مکھی کا پروانہ بہت چھوٹا، رنگ زردی مائل اور سفید رنگ کے پاؤڈر سے ڈھکا ہوتا ہے۔ بچے چپٹے بیضوی شکل کے ہلکے زرد یا سبزی مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں جو پتوں کی نچلی سطح پر چپکے ہوتے ہیں۔ بالغ اور بچے دونوں رس چوس کر پودوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اسکے علاوہ سفید مکھی میٹھا لیس دار مادہ بھی خارج کرتی ہے۔ سیاہ رنگ کی اُلی لگ جانے سے پودے کا حملہ شدہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ ضیائی تالیف کم ہونے کی وجہ سے خوراک کم بنتی ہے اور پودے کمزور ہو جاتے ہیں۔ شدید حملہ پیداوار میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ سفید مکھی وائرسی بیماری کو ایک پودے سے دوسرے پودے تک پھیلانے کا ذریعہ بنتی ہے اور خشک آب و ہوا اور زیادہ درجہ حرارت میں زیادہ حملہ کرتی ہے۔

تدارک: کھیت کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔ کسان دوست کیڑے مثلاً گرین لیس ونگ، لیڈی برڈ بیٹل وغیرہ کی افزائش کو فروغ دیں۔ زیادہ سوکا مت آنے دیں۔

شدید حملے کی صورت میں کوئی ایک زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔

پائری پراکسی فن 10.8EC بحساب 500 ملی لٹر یا سپائروٹیٹرامیٹ 240SC بحساب 125+250 ملی لٹر یا فلونیکامڈ 50 WG بحساب 80 گرام یا پائری فلوکوئنا زون 26WG بحساب 75 گرام یا پائری پروکسی فن+ایسٹا میپرڈ 416EC بحساب 125 ملی لٹر

سرخ جوئیں (Red Mites)

سبزیاں: تمام سبزیات

علامات: ان کی چھ ٹانگیں ہوتی ہیں جبکہ مائیٹس کی آٹھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔ یہ قد میں بہت چھوٹی ہوتی ہیں لہٰذا محدب عدسہ کی مدد سے ہی نظر آسکتی ہیں۔ سرخ مائیٹ کی مادہ کا رنگ سرخی یا سبزی مائل زرد ہوتا ہے، پیٹھ پر دو سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ بچے بھی شکل میں مائیٹ ہی کی طرح کے ہوتے ہیں۔ حملہ کے شروع میں پتوں پر ہلکے سبز سے لے کر سفیدی مائل پیلے رنگ کے دھبے بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ شدید حملے کی صورت میں سارا پتا سفید رنگ کے ریشمی جالوں سے ڈھک جاتا ہے۔ رس چوسنے کی وجہ سے پتے کناروں سے مڑ جاتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کا سبز رنگ پیلا اور بعد میں بھورا ہو جاتا ہے۔ پودا دور سے دیکھنے پر مرجھاؤ کی علامات سے ملتا جلتا نظر آتا ہے۔ تمام پتے اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں اور پیداوار شدید متاثر ہوتی ہے۔

تدارک: اس کا حملہ گرم اور خشک موسم میں ہوتا ہے۔ اگر مناسب آبپاشی کا بندوبست کر دیا جائے تو اس کا حملہ کم ہو جاتا ہے۔

شدید حملے کی صورت میں کوئی ایک زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔

ڈایا فینتھیوران 500SC بحساب 300 ملی لٹر یا کلورفینا پائر 360SC بحساب 100 ملی لٹر یا فین پائروکسی میٹ 5% SC بحساب 200 ملی لٹر یا سپائرومیسی فن 240 SC بحساب 100 ملی لٹر

بینگن کے پھل اور شگوفے کا گڑووا (Brinjal Stem & Fruit Borer)

علامات: اس کی سنڈیاں شگوفوں اور پھل کو سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ تنے اور پھل میں داخل ہو کر اندر سے کھاتی رہتی ہیں۔ یہ کیڑا نرسری اور منتقل شدہ فصل پر بھی حملہ آور ہوتا ہے۔ اگر اس کی روک تھام نہ کی جائے تو پیداوار شدید متاثر ہوتی ہے۔ حملہ شدہ پھولوں میں سوراخ بن جاتے ہیں جس میں سنڈیوں کے فضلے بھرے ہوتے ہیں۔ اس کے پروانے کا رنگ بھورا ہوتا ہے اور اگلے پروں کے قریب ڈبلیو (W) کا نشان ہوتا ہے۔ سنڈی کا رنگ زردی مائل سفید اور سر نارنجی بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔

تدارک: جڑی بوٹیاں تلف کریں۔ روشنی کے پھندے لگائیں۔
حملہ شدہ پھل اور ٹہنیوں کو کاٹ کر زمین میں دفن کر دیں۔ فصل کی باقیات کو ختم کریں۔ کسان دوست کیڑوں کی افزائش کریں۔
کیمیائی انسداد کے لئے کوئی ایک زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔
ایمامیکٹن بینزوایٹ 1.9EC بحساب 200 ملی لٹر یا سپین ٹورام 120SC بحساب 80 ملی لٹر یا انڈاکسا کارب 150SC بحساب 175 ملی لٹر یا فلوبینڈامائیڈ 480 SC بحساب 50 ملی لٹر یا کلورن ٹرانیلی پرول 200SC بحساب 50 ملی لٹر یا لیوفینوران 5EC بحساب 200 ملی لٹر

بھنڈی توری کے پھل اور شگوفے کا گڑووا (Okra Fruit & Shoot Borer)

علامات: سنڈیاں شگوفوں، ڈوڈیوں اور پھل کے اندر سوراخ کر کے نقصان پہنچاتی ہیں۔ حملہ شدہ شگوفے مرجھا کر سوکھ جاتے ہیں۔ حملہ شدہ پھل کی شکل خراب ہو جاتی ہے اور قابل استعمال نہیں رہتا۔

تدارک: پروانوں کی تلفی کے لیے جنسی پھندے لگائیں۔ حملہ شدہ شگوفوں اور پھلوں کو توڑ کر زمین میں دبا دیں۔ بھنڈی توری کو کپاس کے کاشتہ علاقے میں کاشت نہ کریں۔ ٹرائیکوگراما کے کارڈ 20 تا 30 فی ایکڑ لگائیں اور سفارش کردہ وقفے کے بعد انہیں تبدیل کریں۔
کیمیائی انسداد کے لئے کوئی ایک زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔
لیوفینوران 5EC بحساب 200 ملی لٹر یا فلوبینڈامائڈ 480SC بحساب 50 ملی لٹر یا ایمامیکٹن بینزوایٹ 1.9EC بحساب 200 ملی لٹر یا سپین ٹورام 120SC بحساب 80 ملی لٹر یا انڈاکسا کارب 150SC بحساب 175 ملی لٹر

امریکن سنڈی (American Worm)

سبزیاں: تمام سبزیات

علامات: اس کی سنڈیاں شگوفوں، کلیوں، پھولوں اور پھل پر حملہ کرتی ہیں۔ یہ پھل میں سوراخ کر کے اندر داخل ہو جاتی ہیں۔ کھاتے وقت سنڈی اپنا سر پھل کے اندر اور باقی جسم باہر رکھتی ہے۔ امریکن سنڈی کا رنگ ہلکا بھورا ہوتا ہے، سر موٹا اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ پورا قد اختیار کرنے پر یہ زردی مائل یا سبز رنگ کی بھی ہو سکتی ہے۔ گرم مرطوب اور بارشی موسم میں اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ مادہ پتوں اور پھل کے اوپر کے حصے پر انڈے دیتی ہے اور زیادہ تر انڈے پودے کی نرم شاخوں پر ہوتے ہیں۔

تدارک: روشنی کے پھندے لگا کر پروانوں کو تلف کریں۔ کسان دوست کیڑوں کی افزائش کریں۔
کیمیائی انسداد کے لئے کوئی ایک زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔
ایمامیکٹن بینزوایٹ 1.9EC بحساب 200 ملی لٹر یا کلورین ٹیرانیلی پرول 200SC بحساب 80 ملی لٹر یا سپین ٹورام 120SC بحساب 60 ملی لٹر یا فلوبینڈامائڈ 50 ملی لٹر

لیف مائنر (Leaf MIner)

سبزیاں: تمام سبزیات

علامات: اس کیڑے کا حملہ ٹنل میں کاشت کی صورت میں زیادہ شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ کیڑا پتوں کا سبز مادہ کھرچ کر کھاجاتا ہے اور پتوں پر بے ڈھنگی سفید لکیریں نظر آتی ہیں۔

تدارک: انسداد کے لئے کوئی ایک زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔
کلورفیناپائر 360SC بحساب 100 ملی لٹر یا سپین ٹورام 120SC بحساب 60 ملی لٹر یا ایسٹامیپرڈ 20SP بحساب 100 گرام

کدو کی لال بھونڈی (Red Pumpkin Beetle)

سبزیاں: خربوزہ، تربوز، کدو ودیگر بیل والی سبزیات

علامات: یہ لال رنگ کی لمبوتری سی بھونڈی ہے۔ جس کے پیٹ کا نچلا حصہ کالے رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ بھونڈی پتوں کو کھاجاتی ہے جس سے پودوں کی بڑھوتری رُک جاتی ہے۔ اگر حملہ شدید ہو تو پودے مرجاتے ہیں۔ اُگتے ہوئے پودوں پر اس کیڑے کا حملہ فصل کو شدید نقصان پہنچاتا ہے اس کا کویا زمین کے اندر دراڑوں میں موجود ہوتا ہے۔ جس سے بھونڈی نکل کر نقصان پہنچاتی ہے۔

تدارک: کھیتوں کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔ فصل کی برداشت کے بعد گہرا ہل چلائیں تاکہ زمین میں موجود پیوپے اور گرب تلف ہو جائیں۔ بیج کو سفارش کردہ کیڑے مار زہر لگا کر کاشت کریں۔
انسداد کے لئے سفارش کردہ کیڑے مار زہر سپرے کریں۔
سائپرمیتھرین 10EC بحساب 330 ملی لٹر یا بائی فینتھرین 10EC بحساب 330 ملی لٹر فی ایکڑ

دیمک (Termite)

سبزیاں: تقریباً تمام سبزیات

علامات: یہ کیڑے پودوں کی جڑوں اور زیر زمین تنوں پر حملہ کرتے ہیں اور ان کو کھاتے ہیں۔ حملہ شدہ پودے پہلے مرجھا کر خشک ہوجاتے ہیں۔

تدارک: گوبر کی کچی کھاد کو استعمال نہ کریں۔ بھر کر پانی لگانے سے حملہ کم ہو جاتا ہے۔ انسداد کے لئے سفارش کردہ کیڑے مار زہر کلورپائری فاس 40 بحساب 1000 ملی لٹر فی ایکڑ فلڈ کریں۔

فروٹ کی مکھی (Fruit Fly)

علامات: عموماً زردی مائل رنگ کی ہوتی ہے۔ مادہ مکھیاں پھل میں باریک سوراخ کر کے اس میں انڈے دیتی ہیں۔ سوراخ بعد میں بند ہو جاتا ہے۔ ان انڈوں سے سنڈیاں نکل کر اندر ہی اندر پھل کا گودا کھا جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے پھل خراب ہو جاتا ہے اور قابلِ استعمال نہیں رہتا۔

تدارک: گرے پڑے / گلے سڑے پھلوں کو اکٹھا کر کے زمین میں دبا دیں۔ ☆ جنسی پھندوں کا استعمال کریں۔
کوئی ایک زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔
ٹرائی کلورفان بحساب 300 ملی لٹر یا پروٹین ہائیڈرولائی زیٹ + میلاتھیان بحساب 250 ملی لٹر یا سپائنوفورم 120SC بحساب 80 ملی لٹر یا میلاتھیان 57EC بحساب 500 ملی لٹر

چور کیڑا (Fruit Fly)

سبزیاں: بھنڈی توری

علامات: یہ کیڑا اکتوبر تا مئی سرگرم رہتا ہے۔ رات کے وقت چھوٹے پودوں کو زمین کے قریب سے کاٹ کاٹ کر نقصان پہنچاتا ہے۔ کھاتا کم اور نقصان زیادہ کرتا ہے۔ دن کے وقت سنڈیاں زمین میں چھپی رہتی ہیں۔

تدارک: پروانوں کی تلفی کے لیے روشنی کے پھندے لگائیں۔ کھیتوں کو گوڈی کر کے پانی لگا دیں۔ جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں۔ مناسب وقفہ پر پانی لگائیں اس سے کیڑے کا حملہ کم ہو جاتا ہے۔ انسداد کے لئے کسی ایک زہر کا سپرے / دھوڑا کریں۔
کاربرائل 10D بحساب 3 تا 5 کلوگرام فی ایکڑ یا بائی فینتھرین 2.5 ای سی 300 ملی لٹر فی ایکڑ یا سائپرمیتھرین 10EC بحساب 300 ملی لٹر فی ایکڑ

گدھیڑی (Mealy Bug)

علامات: اس کی مادہ کے پر نہیں ہوتے اور اس کا رنگ پہلے ہلکا سرخی مائل اور جوان ہونے پر اس کے اوپر سفید پاؤڈر کی موٹی تہہ جم جاتی ہے اور بہت سست ہو جاتی ہے۔ نر صرف بار آوری کا کام کرتے ہیں اور سارا نقصان صرف بچے اور مادہ ہی کرتی ہے۔ گدھیڑی ایک تھیلی ساتھ لئے پھرتی ہے اس میں 200 تک انڈے ہوتے ہیں۔ جس میں دس دن کے اندر بچے نکل آتے ہیں اور بعض اوقات گدھیڑی براہ راست بچے بھی دیتی ہے۔ اس کے بچے بہت پھرتیلے ہوتے ہیں اور تیزی سے سبزیوں کے پودوں پر چڑھ سکتے ہیں۔ یہ کیڑا لکڑیوں کی صورت میں حملہ کرتا ہے۔ سبزیوں کی نرم شاخوں کا رس چوستا ہے۔

تدارک: حملہ شدہ پودے کھیت سے نکال دیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی یقینی بنائیں۔ انسداد کے لئے درج ذیل میں سے کوئی ایک سفارش کردہ کیڑے مار زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔
امیڈاکلوپرڈ 200SL بحساب 250 ملی لٹر یا ایسٹامیپرڈ 20SP بحساب 150 گرام یا تھایامیتھاکسم 25WG بحساب 24 گرام یا میلاتھیان 57EC بحساب 500 ملی لٹر یا پروفینوفاس 500EC بحساب 800 ملی لٹر

بینگن کا جھالردار بگ (Brinjal Lace Wing Bug)

علامات: بالغ اور بچے پتوں کا رس چوستے ہیں اور ایک زہریلا مادہ داخل کرتے ہیں جس سے پتے خشک ہوکر گرنا شروع کر دیتے ہیں۔حملہ شدہ پودے پہلے پیلے بعد میں چڑمڑ ہوجاتے ہیں۔شدید حملے سے پودے مکمل طور پر پتوں سے محروم ہوجاتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔

تدارک: مرجھائے ہوئے حملہ شدہ پودے اُکھاڑ کر تلف کریں۔انسداد کے لئے سفارش کردہ کیڑے مار زہر سپرے کریں۔

ہڈا بھونڈی

سبزیاں: بینگن

علامات: یہ کیڑے بالغ اور سنڈیاں (گرب) دونوں پتوں کی اوپری سطح کو کھرچ کر کلوروفل کھاجاتی ہیں۔حملہ شدہ پتوں کی رگیں باقی رہ جاتی ہیں اور پتے خشک ہوکر گر جاتے ہیں۔حملہ شدہ پتے جالی نما ہوجاتے ہیں۔

تدارک: کھیت کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔فصل کی برداشت کے بعد گہرا ہل چلائیں۔انسداد کے لئے سفارش کردہ کیڑے مار زہر سپرے کریں۔

کاربرائل500 گرام فی ایکڑ یا لمبڈا سائی ہیلوتھرین2.5EC بحساب250 ملی لٹر فی ایکڑ

مولی بگ (Painted Bug)

سبزیاں: بھنڈی توری

علامات: بالغ اور بچے دونوں پودوں کا رس چوستے ہیں۔رس چوستے ہوئے اپنے منہ سے ایک زہریلا مادہ پودوں پر چھوڑتے ہیں۔جس سے پودے خشک ہونے لگتے ہیں اور پیداوار متاثر ہوتی ہے۔

تدارک: جڑی بوٹیوں کی تلفی یقینی بنائیں۔انسداد کے لیے کوئی ایک زہر فی ایکڑ سپرے کریں۔

کاربوسلفان20EC بحساب500 ملی لٹر یا امیڈاکلوپرڈ20SL بحساب250 ملی لٹر

چوہوں کا انسداد

کاشتہ بیج خاص طور کھیرے کے بیج کو چوہے بالخصوص چھوٹی چوہیا بہت نقصان پہنچاتی ہے۔چوہے زمین میں سے بیج نکال کر اس کا گودا کھاتے ہیں۔انگوری مارا ہوا بیج ان کی من پسند غذا ہے۔شدید حملے کی صورت میں فصل کو ختم کر دیتے ہیں لہٰذا چوہوں کی تلفی کا مناسب بندوبست کرنا ضروری ہے۔ان کے انسداد کے لیے مکئی کے دانوں یا کسی پھل وغیرہ کو زنک فاسفائیڈ لگا کر بکھیر دیں۔اس کے علاوہ کھیرے کا لوکل سستا بیج لے کر کھیت میں بکھیر دیں تاکہ چوہے اس کی طرف راغب ہوجائیں اور کاشتہ قیمتی بیج کو کم نقصان پہنچائیں۔

زرعی معلومات کیلئے رابطہ نمبرز اور ویب سائٹ

کاشتکار سبزیات کے کاشتی امور کے سلسلہ میں زرعی ہیلپ لائن 0800-17000 پر پیر تا ہفتہ صبح 8 بجے سے شام 8 بجے تک فون کر کے مفید مشورے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ زراعت کی ویب سائٹ www.agripunjab.gov.pk سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

نمبر شمار	نام ادارہ	کوڈ نمبر	فون دفتر	ای میل ایڈریس
1	ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع واڈیپٹو ریسرچ) پنجاب لاہور	042	99200732	agriextpb@gmail.com
2	ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل زراعت (ایف وٹی) پنجاب لاہور	042	99201345	dacpunjab@gmail.com
3	پلانٹ پیتھالوجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ جھنگ روڈ فیصل آباد	041	9201683	directorppri@yahoo.com
4	تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات جھنگ روڈ، فیصل آباد	041	9201678	directorvegetable@yahoo.com
5	انٹومالوجیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ جھنگ روڈ فیصل آباد	041	9201680	director_entofsd@yahoo.com
6	ڈائریکٹر زراعت (ہارٹیکلچر توسیع)، لاہور	042	99203454	dahorticulture.ext@gmail.com

دفاتر نائب نظامت زراعت (ہارٹیکلچر توسیع) پنجاب

نمبر شمار	نام ادارہ	کوڈ نمبر	فون دفتر	ای میل ایڈریس
1	نائب نظامتِ زراعت (ہارٹیکلچر توسیع) لاہور	042	99203219	divlahore@yahoo.com
2	نائب نظامتِ زراعت (ہارٹیکلچر توسیع) فیصل آباد	041	9200757	ddafvdpfsd@yahoo.com
3	نائب نظامتِ زراعت (ہارٹیکلچر توسیع) راولپنڈی	051	9292074	divrawalpindi@yahoo.com
4	نائب نظامتِ زراعت (ہارٹیکلچر توسیع) ملتان	061	9200316	homultan@hotmail.com
5	نائب نظامتِ زراعت (ہارٹیکلچر توسیع) سرگودھا	048	9239157	dd_fvdp_sgd@yahoo.com

دفاتر نظامت و نائب نظامت زراعت (توسیع) پنجاب

نمبر شمار	نام ادارہ	کوڈ نمبر	فون دفتر	ای میل ایڈریس
1	نظامتِ زراعت (توسیع) لاہور	042	99201171	daelahore@yahoo.com
2	لاہور	042	99200736	doaelhr2009@yahoo.com
3	قصور	049	9250042	ddaeksr@gmail.com
4	شیخوپورہ	056	9200263	ddaeskp@gmail.com
5	ننکانہ صاحب	056	9201134	ddaenns@gmail.com
6	نظامت زراعت (توسیع) فیصل آباد	041	9200755	daextfsd@gmail.com
7	فیصل آباد	041	9200754	ddaextfsd@gmail.com
8	جھنگ	047	9200289	ddajhang@gmailcom
9	ٹوبہ ٹیک سنگھ	046	9201140	doagrittsingh@yahoo.com
10	چنیوٹ	0476	9210171	chiniot.agri@yahoo.com
11	نظامت زراعت (توسیع) گوجرانوالہ	055	9200198	daextgujranwala@gmail.com
12	گوجرانوالہ	055	9200195	ddaextensiongrw@gmail.com
13	سیالکوٹ	052	9250311	doaextskt@yahoo.com
14	نارووال	0542	2413002	ddanarowal@gmail.com
15	نظامت زراعت (توسیع) گجرات	053	9330345	daextgujrat@gmail.com
16	گجرات	053	9260346	ddaextgujrat@gmail.com
17	منڈی بہاؤالدین	0546	650390	ddaextmbdin@gmail.com
18	حافظ آباد	0547	920062	doagriextension@mail.com

docotor35@gmail.com	6601280	055	وزیرآباد	19
director.agri.sgd@gmail.com	9230526	048	نظامت زراعت (توسیع) سرگودھا	20
doaextentionsargodha@gmail.com	9230232	048	سرگودھا	21
doaextbkr@yahoo.com	9200144	0543	بھکر	22
ddaextkhb@gmail.com	920158	0454	خوشاب	23
doagriextmwi@gmail.com	920095	0459	میانوالی	24
daextswl@gmail.com	4400198	040	نظامت زراعت (توسیع) ساہیوال	25
doaextsahiwal@yahoo.com	9330185	040	ساہیوال	26
ddaextok@gmail.com	9200264	044	اوکاڑہ	27
ddaextpakpattan@gmail.com	921046	0457	پاکپتن	28
daextmultan@gmail.com	9200317	061	نظامت زراعت (توسیع) ملتان	29
doaextmultan@hotmail.com	9200748	061	ملتان	30
ddaextkwl@gmail.com	9200060	065	خانیوال	31
doalodhra@gmail.com	921106	0608	لودھراں	32
doaextvehari@hotmail.com	9201185	067	وہاڑی	33
directoragriextbwp@gmail.com	9255181	062	نظامت زراعت (توسیع) بہاولپور	34
doaextbwp2010@gmail.com	9255184	062	بہاولپور	35
ddaextbwn@gmail.com	9240124	063	بہاولنگر	36
ddaextrykhan1@gmail.com	9230129	068	رحیم یارخان	37

daextdgk@gmail.com	9260142	064	نظامت زراعت (توسیع) ڈیرہ غازی خان	38
ddaextdgk@gmail.com	9260143	064	ڈیرہ غازی خان	39
doaextlayyah@gmail.com	920301	0606	لیہ	40
ddaextrp2@gmail.com	920084	0604	راجن پور	41
ddaagriextmzg@gmail.com	9200042	066	مظفر گڑھ	42
darawalpindi@gmail.com	9292060	051	نظامت زراعت (توسیع) راولپنڈی	43
do.agriext.rwp.pk@gmail.com	9292160	051	راولپنڈی	44
doaextckl@gmail.com	551556	0543	چکوال	45
doaejlm@yahoo.com	9270324	0544	جہلم	46
doa_agriext_atk@yahoo.com	9316129	057	اٹک	47

سبزیات کی پیداوار بڑھانے کے لئے اہم عوامل

- سبزیات کی کاشت کے لئے ان کا انتخاب اپنے علاقے، زمین کی نوعیت، آبپاشی کے لئے دستیاب پانی اور مارکیٹ کی مانگ اور سبزی کی قیمتِ فروخت کو مدنظر رکھ کر کریں۔
- سبزیات کی کاشت کے لئے زمین کو ہموار کریں اور اس کے لئے لیزر لینڈ لیولر استعمال کریں۔
- سبزیات کی کامیاب کاشت کے لئے نامیاتی کھادوں کا استعمال مجوزہ طریقہ کار کے مطابق کریں۔
- سبزیات کی کاشت سفارش کردہ وقت پر کریں۔
- سبزیوں کی نرسری سفارش کردہ طریقہ کے مطابق اگائیں اور دیمک کے حملہ کے پیشِ نظر انسداد کے لئے پیشگی بندوبست کریں۔
- نرسری کے لئے تحفظ نباتات کا خاص خیال رکھیں اور سیڈ بیڈ کے لئے ترجیحاً بھل والی مٹی استعمال کریں۔

- سبزیوں کے لئے کھادوں کا استعمال سفارشات اور اقسام کی ضرورت کے مطابق کریں۔
- سفارش کردہ شرح کے مطابق بیج استعمال کریں اور فی ایکڑ پودوں کی مجوزہ تعداد پوری کریں۔
- سبزیات کے لئے زمین بہت اچھی طرح تیار کریں تا کہ اُگاؤ اور نشوونماء بہترین ہو۔
- سبزیات میں جڑی بوٹیوں کی تلفی اور بیماریوں وکیڑوں کے انسداد کے لئے بروقت سفارش کردہ طریقہ کار اختیار کریں۔
- سبزیات پر زرعی زہروں کا استعمال احتیاط سے کریں سفارش کردہ محفوظ زہروں کا استعمال مجوزہ طریقہ کار کے مطابق کریں۔
- سبزیات کے لئے سفارش کردہ کھادوں کا استعمال مجوزہ طریقہ کار کے مطابق کریں۔
- سبزیات کے لئے آبپاشی فصل کی ضرورت اور موسمی پیشین گوئی کو مدنظر رکھ کر کریں۔
- سبزیوں کی برداشت کے وقت مارکیٹ کے حالات سے باخبر رہیں اور صورت حال کے مطابق منڈی میں بھیجیں۔
- برداشت کے بعد گریڈنگ اور پیکنگ وغیرہ کا خاص خیال رکھیں۔
- سبزیوں کی پیکنگ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دوران نقل وحمل یہ گلنے سڑنے سے محفوظ رہیں۔
- ماحولیاتی تبدیلیوں کے تناظر میں علاقے کے مطابق موسمیاتی صورتِ حال سے مطابقت رکھنے والی سبزیات / اقسام کاشت کریں۔

تیار کردہ

نظامتِ زراعت کوآرڈینیشن (فارمز، ٹریننگ واڈپٹیو ریسرچ) پنجاب لاہور

منظور کردہ

نظامتِ اعلیٰ زراعت (توسیع واڈپٹیو ریسرچ) پنجاب لاہور

ڈیزائننگ و اشاعت

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب، لاہور

اشاعت: 2024